No. 03

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

CONTENTS

		Pages
1.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation	350–386
2.	Correction of Mistakes in the Record of the Proceedings	386–388
3.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation	388–393
4.	Point of Order *RE:* Reading out Written Answers & Questions	394–395
5.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation—*(Continued)*	396–423

(Continued)

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

6. Production of References/Quotations before the Delegation 423-426
7. Leakage of Questions to be put to the Delegation 426-427
8. Cross-examination of the Qadiani Group Delegation—*(Continued)* 428-497
9. Review of Procedure to oral Progress of Cross-examination 498-504
10. Written Answers oral Questions in the Cross-Examination 504-505

No. 03

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA

Wednesday, the 7th August, 1974

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning, Mr. Speaker (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair as Chairman.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: Is Mr. Attorney-General prepared? Should we calll them?

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney-General of Pakistan)Yes, Sir.

Mr. Chairman: They may be called.

(The Delegation entered the Chamber).

CROSS EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib have you verified that quotation which I read out yesterday.

مرزا ناصر احمد گواہ، (سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): ایک حوالہ آپ نے ....

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک ایک لے لیتے ہیں۔ 29 جنوری 1915ء کا ایک حوالہ آپ نے پڑھا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں جی، وہ جو آخری تھا میں پڑھ کے وہ...... پھر بعد میں باقی جو ہیں، آپ نے جو حوالے نوٹ کئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔ 29 جنوری 1915ء کا آپ کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ پڑھ کر سنا دیجئے، ہم verify کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے جو آخری پڑھا تھا میں وہ سناتا ہوں۔ پھر میں 29 پر آتا ہوں۔ مجھے وہ ابھی یاد نہیں ہے۔ ہاں، میں نے مارک کیا اپنی فائل میں یہ۔

The last question which I asked you and you were.........your information will be verified.

وہ یہ تھا جی کہ:

''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت غلام احمد صاحب ہرگز مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(''حقیقت النبوت'' صفحہ 174)

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہم نے وہاں دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: جو الفاظ وہاں ہیں، وہ یہ ہیں:

''میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی معنیٰ میں، اگر حقیقی کے معنیٰ یہ کئے جائیں کہ نئی شریعت لانے والا نبی، جو معنیٰ خود مسیح موعود نے کئے ہیں، تو میں بھی حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ لیکن اگر حقیقی کے مقابلہ میں بناوٹی یا اسمی رکھا جائے تو میں بناوٹی نبی نہیں مانتا۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ یہاں جو لکھا ہوا ہے یہ ہے کہ یا اسمی رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ یعنی بناوٹی نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی......

مرزا ناصر احمد: بناوٹ کرنے والا، دجل کرنے والا نہیں مانتا۔ لیکن اگر ''حقیقی'' کے معنیٰ شریعت لانے والے کے کئے جائیں تو میں حقیقی بھی نہیں مانتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Please clarify that.....Thank you.

تو جب وہ فرماتے ہیں کہ:

''میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''

مرزا ناصر احمد: یہ کونسا حوالہ ہے؟...... ہاں، یہ ویسے کچھ کل بھی ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، eighty-three, eightyfour جو ہیں ناں، last few lines of eighty-three, ''اربعین'' میں۔

مرزا ناصر احمد: ''خدا نے اختراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوائے اس کے۔ یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے''۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی:

''جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ یہ میں......

Before you proceed further to clarify......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ ریفرنس جو ہے یہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ اپنے متعلق ہے یا آنحضرت ﷺ کے متعلق؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ آگے بیان آ گیا۔ خود اس کو کیا ہے بیان۔

''......باہر سے پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں''۔ یہ مخالفوں نے جو اعتراض کیا ہے اس کا الزامی جواب ہے۔ اور الزامی جواب یہ ہے کہ:

''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ:

قل طلمو منین یغضود من البصار همه و بحنفظو مروجهم
ذالك ازكىٰ لهم

''تو قرآن کریم کی آیت وحی کی اور یہ امر اور نہی اس میں آ گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم کے احکام و اوامر کے قائم کرنے کیلئے مبعوث کیا گیا ہے نہ یہ کہ اپنی شریعت''۔ مثال آگے دی ہے، قرآن کریم کی آیت......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں اس میں ایک clarify کرانا چاہتا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب آگے کہتے ہیں:

''اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی......''۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی قرآن کریم کی آیات جن میں امر اور نہی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آیات وحی ان پر بھی آتی رہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن مجید کی آیات تھیں اور مطلب اسکا یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم اوامر اور نواہی کو دنیا میں قائم کرو، اس کے مطابق لوگوں کو کہو کہ......

جناب یحییٰ بختیار: اپنا کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اپنی کوئی نہیں، اپنا کوئی امر اور......

جناب یحییٰ بختیار: ''اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں......''

مرزا ناصر احمد: ''......تو یہ باطل ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کی بڑی وضاحت ہوگئی ـــــ پہلے کی ـــــ کہ میرے اوپر کوئی نئے احکام نہیں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں......''

مرزا ناصر احمد: ''......نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس کے بعد آگے چل کر:

"یعنی قرآنی تعلیم توریت میں موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں بعض...... امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں ...... احکام شریعت کا ذکر ہوتا ہے تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہیں رہتی۔ غرض یہ کہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں......"

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: "...... کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور معمول کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو۔ ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری......"

مرزا ناصر احمد: جی، یہ تو بڑی واضح ہو گئی پوری بات، بالکل واضح ہو گئی کہ قرآن کریم کے احکام ہی وحی کے ذریعے نازل ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نئی شریعت ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He is repeating the same?

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تجدید کے طور پر۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر یہ آپ سے میں نے پوچھا تھا، اس کا، 26 اور 29 جون کا "الفضل"۔

مرزا ناصر احمد: "الفضل"؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں "الفضل" جس میں کہا تھا کہ:

"چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں، ہم چونکہ مانتے ہیں اور غیر احمدی آپکو نبی نہیں مانتے، اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔"

مرزا ناصر احمد: یہ 29 جون 1922؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، 26 اور 29 یہاں دو لکھے ہیں۔ شاید bi-weekly تھا اس زمانے میں۔

مرزا ناصر احمد: 26-29 نہیں، یہ 29 جون 1922ء ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اصل حوالہ میں سارا پڑھ دیتا ہوں، خود اپنے آپ کی وضاحت کر دے گا:

’’ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپکو نبی نہیں مانتے اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں‘‘۔ اس تعریف کے مطابق۔ یہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ ایک حدیث ہے کہ من ترک
الصلوۃ متعمدا فقد کفر

تو جو نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہو گیا۔ تو یہ محدود معنی میں کفر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

’’اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں۔ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ ہماری جماعت کا بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ہمیں ایمان ہے۔ قرآن کریم کو میں اور ہماری جماعت خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں پر ہمیں ایمان ہے۔ تمام احکام اسلام کے پابند ہیں اور تمام احکام شریعت کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور جماعت کو ان پر عمل کرنیکی تاکید کرتے ہیں اور عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ فرشتوں پر ہمیں ایمان ہے۔ ہمیں مرنے کے بعد بھی اٹھنے پر ایمان ہے۔ قضا و قدر پر ایمان ہے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ بلکہ میں نے خود حج کیا ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان مسائل و احکام پر عمل ضروری سمجھتے ہیں اور ان سے ذرا جدائی کو تباہی اور ہلاکت سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کے بعد کسی نئی شریعت کو نہ مانتے ہیں نہ جائز رکھتے ہیں کہ کوئی نئی شریعت قرآن کریم کے بعد آئے حضرت مرزا صاحب نئی شریعت

نہیں لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بھی نیا حکم دوں تو میں کافر ہو جاؤں' یہ سارا حوالہ ہے جو اپنی وضاحت آپ کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وضاحت......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس میں جو کافر کہتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ کافر وہ limited sense میں ہے کہ ملت اسلامیہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، محدود میں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل میں وہ مجھے اس کی وضاحت کرنی پڑ یگی۔ کل مجھے احساس ہوا اور میں ساری رات بے چین رہا ہوں تھوڑا سا ہنسی کا۔ بیچ میں آ گیا تھا۔ تو اتنا عظیم مذہب ہے۔ اس کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، کیونکہ ہماری......

مرزا ناصر احمد: کم از کم میں اس کو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ابھی نئی چیز تھی کہ ملت میں رہتا ہے اور اسلام میں نہیں رہتا۔ یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ آپ کے لیے تو نئی تھی لیکن حوالے میں نے پرانی کتابوں کے پڑھ کر سنائے تھے۔ اپنوں کے نہیں، ابن تیمیہ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا حوالہ میں نے نوٹ نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ابن تیمیہ کا حوالہ؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو (اٹارنی جنرل سے) میں ابھی نوٹ بھی کرا دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے رکن سے): کل جو پڑھا تھا۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ ابھی وہ نکالتے ہیں۔ (اپنے وفد کے رکن سے) جہاں سے میں نے پڑھا تھا۔

یہ ایک آپ نے 29 جنوری 1915ء کا حوالہ پڑھا تھا، یہ "الفضل" 29 جنوری 1915ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ذرا پڑھ دیں۔ میں اس کی پھر تصدیق کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: "مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امّی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا ہے، امتی میں داخل کرنا ہے، جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے"۔

مرزا ناصر احمد: یہ 29 جنوری 1915ء کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں آپ سب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 29 جنوری 1915ء کو اخبار "الفضل" چھپا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: 29 جنوری 1915ء کو یا یہ حوالہ کسی اور ایشو (issue) میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کسی issue میں نہیں ہے یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ یہ بنایا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں اسی واسطے verify کرا رہا ہوں، اسی لیے میں کہہ رہا ہوں۔ یا کسی اور جگہ ہو؟ یہ misprint ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کہیں بھی نہیں ہے یہ کسی جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ تھوڑے سے وقت میں، جب سے اخبار چھپا ہے، اس وقت سے تو ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن جو ہمارا ذہن ہے، جو ہماری تربیت ہے، میں کہتا ہوں......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ اسی واسطے تو اخبار کا آپ کو......

مرزا ناصر احمد: اور اخبار کا حوالہ دیا ہے، اس اخبار کا جو چھپا ہی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں سمجھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کہیں اور بھی نہیں ہے۔ کہیں اور بھی نہیں ہے۔ یہ فائل پڑا ہے۔ آپ اس میں سے 29 کا نکال دیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، 1915ء میں ''الفضل'' چھپتا ہی نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: 1915ء میں ''الفضل'' تیسرے دن چھپتا تھا۔ اور 29 تاریخ نہ چھپنے کی تاریخ ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ''الفضل'' چھپتا تھا۔ 29 تاریخ کو نہیں چھپتا تھا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، دیکھیں......

مرزا ناصر احمد: روزانہ نہیں تھا۔

جناب یحیٰی بختیار: میں نے عرض کیا کہ پہلے بھی جو تھا اس میں میں نے کہا 26 اور 29، 'bi-weekly' تو ان میں سے......

مرزا ناصر احمد: کہیں نہیں یہ حوالہ۔ اس کے آگے پیچھے کوئی حوالہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: بس ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ فائل پر آپ دیکھ لیں یہیں کہ 29 کا نہیں ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) دکھا دو ناں، تم دکھا دو ناں، 29 کا نہیں ہے (اٹارنی جنرل سے) نہیں، نہیں، دکھا دیتے ہیں آپ کو۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکال دو، نکال دو، ان کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی ناں۔

جناب یحیٰی بختیار: خبر وہ verify کر لیں، انہوں نے verify کر لیا ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) 29 کا صفحہ نکال لیں ناں۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ دیکھیں، یہ 26 ہے جو ہم نے دیکھا ہے۔ وہ تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، دیکھ لیا۔ ہاں، ہاں، دیکھ لیا۔

مرزا ناصر احمد: آگے پیچھے دیکھ لیں سارے۔

یہ جو ہے ابن تیمیہ کا حوالہ، یہ ''کتاب الایمان'' صفحہ 132، مطبوعہ مصر۔

جناب یحییٰ بختیار: کتاب ال؟

مرزا ناصر احمد: ''کتاب الایمان'' 132، page hundred and thirty-two، مطبوعہ مصر۔ یہ مصر میں چھپی ہوئی ہے۔ یہ مختلف ملکوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اس واسطے اس کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سال کا ایڈیشن معلوم نہیں ہے آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کتاب ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس...... کئی ایڈیشن ہونگے ناں۔

مرزا ناصر احمد: مصری ایڈیشن ہے ناں، مطبوعہ مصر۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بعض مرزا صاحب کی کتابوں کے مختلف ایڈیشن ہیں۔ اس سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: مطبوعہ مصر، 132۔ اور اگر اس سے زیادہ تفصیل چاہئے تو ہمارے کیمپ میں ہے۔ وہاں سے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کافی ہے۔ اگر آگے کوئی ضرورت پڑی تو دیکھ لیں گے۔

اب مرزا صاحب! اور تو کوئی حوالہ آپکو میرے خیال میں میں نے نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: 26/جنوری 1916......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ verify پھر کروں گا کہ کہاں سے میں نے پایا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں یہ مضمون تھا کہ ''امت'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں verify کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: ''ملت'' کا نہیں، نہیں ''امت'' کا جی۔ وہ تو بڑا واضح ہے، اس کا جواب تو۔ لیکن اصل مل جائے، ممکن ہے۔ وہاں کے الفاظ میں بھی غلطی ہو۔ اس واسطے میں نے عرض کی تھی بصد احترام کہ جو حوالہ یہاں پڑھ کر دیا جائے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جبھی تو ہم verify کرا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ misprint ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: Repeat ہوتا ہے بعض دفعہ کسی اخبار میں حوالہ دیا جاتا ہے، بعض دفعہ کسی میگزین میں۔ تو ہم verify کرنے کے بعد آپ سے clarification مانگتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک مرزا صاحب! ''خطبہ الہامیہ'' Page 171، ایک quotation ہے کہ:

''جو شخص مجھ میں اور نبی ﷺ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں مانا اور نہ پہچانا''۔

یہ سوال میں اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے یا ایسے ہی quotation ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''من فرق بینی وبین المصطفیٰ''

''اس کے معنی یہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ یہ quotation ہے انکی؟

مرزا ناصر احمد: یہ quotation ہے۔ لیکن اس کے معنی صرف ہم بتا سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، quotation ہے یہ:

"من فرق بینی و بین المصطفیٰ"۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am not volunteering to tell you what is meant......

مرزا ناصر احمد: آپ نے فرمایا کہ:

"میرا وجود ہی فنا ہو چکا ہے اور جو مجھ میں اور آپ میں فرق کرتا ہے، یعنی محمد ﷺ کے علاوہ میرا بھی کوئی وجود سمجھتا ہے، تو وہ غلطی پر ہے، میں تو نثار ہو گیا ہوں"۔

جناب یحییٰ بختیار: فنا فی الرسول؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی concept ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ آپ نے فرمایا:

"وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے" اسی کے معنیٰ ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ impression یہ پڑتا ہے مرزا صاحب! کہ ایک امتی نبی، نبی سے superior ہے، equal نہیں ہو سکتا۔ یہ impression......

مرزا ناصر احمد: یہ تو equal تو نہیں، یہ تو سب کچھ ختم کر دینے کا دعویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فنا فی الرسول؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ تو بھری پڑی ہیں آپکی کتابیں، میں نے بتایا، اردو میں یہ کہا:

"وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے"

جناب یحییٰ بختیار: وہ superior اپنے آپکو نہیں سمجھتے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: equal نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: ''انا احقر الغلمان''

کہ غلام ہی نہیں اپنے آپ کو کہا، بلکہ حقیر ترین، غلاموں میں، محمد ﷺ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ تو آپ نے سنایا ہے وہ۔ clarification کیلئے میں یہ......

(Interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I asked some questions about the کہ ہم علیحدہ قوم ہیں، ہم علیحدہ ہیں separatist tendency in Ahmadis with regard to that there is a statement of Mirza Bashir-ud-Din, Mahmud Ahmad. Before I ask about this statement, there is an impression that before the Independence, the stand of your Jamaat was that you are a separate entity, you have nothing to do with Muslims, you are just like Christians or Parsees; but after Independence, you have taken the stand that you are part of Muslims or Muslim Millat or Muslim nation, but before that, I mean to say, if you know that and you can reply. With that background, I am reading out this.......

Mirza Nasir Ahmad: I do not know what you are referring to, because I have never.......

Mr. Yahya Bakhtiar: There is an impression that before Independence......

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے، آپ پڑھئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......You said that you were a separate entity like Christians and Parsees.......

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....But after Independence you asserted that you were part of Muslim Nation, Muslim Millat, not before......

Mirza Nasir Ahmad: Not before the declaration of Pakistan?......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

Mirza Nasir Ahmad: ......The creation of Pakistan?

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی Independence..........

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: About that time, '47 up to that time', 46.

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہاں کیا تھا، fight کیا تھا مسلم لیگ اور پاکستان کا کیس.......

Mr. Yahya Bakhtiar: That was.......

Mirza Nasir Ahmad: ......Shoulder to shoulder with the Muslim League.......

Mr. Yahya Bakhtiar: That was after 3rd June, 1947.

Mirza Nasir Ahmad: Before the creation of Pakistan.

Mr. Yahya Bakhtiar: Before the.......

Mirza Nasir Ahmad: Before the creation of Pakistan.

Mr. Yahya Bakhtiar: Before the announcement. Before the announcement that Pakistan had to become a reality, was going to be established——put it that way——the 3rd June statement of 1947. I fully......

Mirza Nasir Ahmad: I think the imagination is too far.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I think that this is an impression and therefore.....

Mirza Nasir Ahmad: It might be an impression in some minds. Let us clarify it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. This is a statement of Mirza Bashir-ud-Din Ahmad - "Al-Fazal" 13th November, 1946........

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: This reads:

”میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں عیسائیوں کیطرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہے، تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی عیسائی بھی تو مذہبی فرقے ہیں جس طرح کہ ان کے حقوق علیٰحدہ تسلیم کئے گئے ہیں اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو، اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤنگا۔“

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس کی ایک ہسٹری ہے لمبی......

Mr. Yahya Bakhtiar: Before I conclude this, Sir, — because I want you to be in picture — there is also a paper "Impact" published in England, and you might have seen it.......

مرزا ناصر احمد: کب چھپا؟

Mr. Yahya Bakhtiar: 27th June, 1974.

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میرے علم میں نہیں۔ کون سا ہے یہ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: "Impact".

مرزا ناصر احمد: یہ 37' کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، 74' کا۔

مرزا ناصر احمد: 74'۔ ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ربوہ incident کے بعد کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس میں سے جو ہے ناں جی:

"Two into one would not go".

آپ دیکھ لیں۔ نیچے پاکستان پر جو انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: "Two into one would not go."

Mr. Yahya Bakhtiar: Now I would like to read this, Sir, so that......

I dont want to read part of it......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: "Impact" International, fortnightly, 14th to 27th June, 1974.

یہ publish ہوتا ہے......

Mirza Nasir Ahmad: You would like.....whether I have a right to these views or not?

Mr. Yahya Bakhtiar: When I said that there is an impression, this is one of the impressions, generally this impression, that before the Independence this was the stand of the Ahmadis. And here I would read.....

Mirza Nasir Ahmad: Who is the writer?

Mr. Yahya Bakhtiar: I really do not know. But this is a magazine published....

Mirza Nasir Ahmad: What is the standing of this publication?

Mr. Yahya Bakhtiar: May be nothing at all, Sir.

Mirza Nasir Ahmad: Have we got anything to do with this?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, you have got nothing to do with it. I dont know. I do not say that you have anything to do or it is your publication or it is authoritative pronouncement of Ahmadiyya Jamaat. It is one of the magazines, published in England, which has reported that Press Conference of Ch. Zafarulla Khan and what happened in Pakistan. So I read that:

> "Pakistan's Qadianis or Ahmadis problem and the recent trouble surrounding it revolves around the interesting question whether the Qadianis should he regarded as a non-Muslim minority in a Muslim society or a Muslim minority in a non-Muslim society, for such is the fundamental and mutually exclusive nature of the differences that by no stretch of argument can the two be forced together under one Muslim label. The matter involved no complicated theology as Sir Zafrulla, a prominent leader of the Ahmadiyya moment....."

مرزا ناصر احمد: یہ جو حصہ ہے، یہ لکھنے والے کی اپنی رائے ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں یہ بتا رہا ہوں، اسی لیے میں سارا پڑھ رہا ہوں……

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے……

Mr. Yahya Bakhtiar: I do not want to read a portion of it.....

مرزا ناصر احمد: …… چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نہیں کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I do not want to read a portion of it because that would create misunderstanding.

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Only one part of it I am concerned with, but I am reading it so that there may be no misunderstanding:

> "........The matter involved no complicated theology as Sir Zafrullah, a prominent leader of the Amadiyya movement, explained last week to the Press in London, they regarded Muhammad (peace be upon him) as only the last law bearing Prophet and held Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet raised in divine Command and in fulfilment of the prophecies in regard to the advent of Messiah. (This is Choudhry Sahib's quotation). But, as he admitted, Muslims believe that there is to be no kind of Prophet after Muhammad, the question boils down to this that Mirza Ghulam Ahmad was either of the two - a true Prophet or a false Prophet. His prophethood being the basis of those who believe in Mirza Ghulam Ahmad, the Qadianis, and those who deny, the Muslims, obviously do not belong to a single category of faith. Understandably, from the Qadiani viewpoint too, those who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad and his message are Kafirs. "It is obligatory on us to consider non-Ahmadi a non-Muslim and not to offer prayers behind them because we consider them repudiators of one of the Prophets of Allah", I continue the quotation, "The child of a non-Ahmadi is also a non-Ahmadi and we should not offer prayers even for him. Hazrat Massih-e-Maood Mirza Ghulam Ahmad has expressed strong resenment against an Ahmadi who would give his daughter in marriage to a non-Ahmadi."
>
> "Anwer-e, Khilafat" Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad, Khilafa-i-Qadian, pages 89-84). When the Pakistan founder Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, died, Sir Zafarulla, then Pakistan's Foreign Minister, stood aside and did not join the funeral prayers. A year before Pakistan's independence...."

Now, Mirza Sahib, here comes the quotation which I just read:

> "A year before Pakistan's independence, (quotation starts) I sent word through a representative of mine to a highly responsible British Officer to the effect that our rights too should be recognized like Parsees and Christians. The

officer thereupon said, "They are minorities while you are a religious sect". I said, "Our separate rights should be recognized just as theirs have been recognized For every one Parsi——I would produce two Ahmadis."

And this is—— I shall give the date - 13-11-1946.

"This was Mirza Bashir-ud-din Mahmud, the head of the Qadiani Community, and the probable emissary was Sir Zafrulla. At the time of independence and demarcation of boundary, the Qadians submitted a representation as a group separate from Muslims. This had the effect of decreasing the proportion of the Muslim population in Some marginal areas in the Punjab and their consequent award to India. Gurdaspar was given to India to enable her to link with Kashmir. The Qadiani's insistence on being treated as part of the main body of Islam was, therefore, opposed to Pakistan's position. Very early on, the Qadiani leadership exhorted its followers to convert the small population of Baluchistan and be in a position to call at least one Province our own, and to join the Armed Forces. The subsequent Qadiani acquisition of very powerful position in business and in industry, civil and military, has aroased fears of an eventual Qadiani take-over of Pakistan. Many allege a Qadiani role in the break-up of Pakistan. Suggestions to this effect ere made even in the correspondence column of 'Bangladesh Observer'. Given this background, the recent eruption of widespread disturbance should come as no surprise, but it is deplorable too. The Muslims allege the Qadianis' behave violently, "arragantly and pravocatively. But the Muslims' own obligation to behave Just in a uniliteral, in a uniliteral one. In fact, by their propensity to get provoked and hysterical, they have permitted the unscrupulous to exploit the situation to their end. Whether this is happening now is difficult to say yet. However, the basic problem which remains unresolved is that of the Qadiani minority status. Everything may not be so Islamic in Pakistan, but she definitely has an exemplary record of fair treatment of her minorities —— Parsees, christians, Handus and Jelus-and the Qadianis, when accorded constitutional rights and safeguards as a minority, should hope to line in peace and omity. The fact that they have come to occupy Key positions in the Country's economic, political, military life shows that there is no anti-Qadiani hostility or discrimination as such. But complication is caused by the desire to overreach both economically and politically. While a High Court Judge is already enquiring into the trouble, Sir Zafrulla's attempt to involve the Human Rights Commission and other international agencies, and disclosure that they have approached the American State Department and the British Foreign Office, were bound only to create more misgivings."

I just wanted that one portion, Sir, but that.........

Mirza Nasir Ahmad: The source of this article......

Mr. Yahya Bakhtiar: These are the views of.......

Mirza Nasir Ahmad: ......is the one which is well-versed in the false and in the spreading of false allegations against Jamaat-i-Ahmadia.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am not saying that he is a truthful person or a false person. I have just said that these are the views. He has reported the Press Conference and he says that this stand of Ahmadis.......

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no, these are not the views expressed by Ch. Zafrulla Khan.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I have said these are his views and comments on Ch. Zafar Sahib's Press Conference or whatever Chaudhry Sahib has said in the Press conference.

Mirza Nasir Ahmad: The views expressed in this article have no association, no correction with the expressions of Ch. Zafrulla Khan.

Mr. Yahya Bakhtiar: I do not say that these are his comments. Whether the....

Mirza Nasir Ahmad: These are not the comments on the......

Mr. Yahya Bakhtiar: ....Statements or anything, whether it is a fair comment or unfair Comment, that is different......

Mirza Nasir Ahmad: No, no, it is not a comments because what portion of the Press Conference the comment is connected with?

Mr. Yahya Bakhtiar: Relating to the story what the trouble is about.

Mirza Nasir Ahmad: He is talking of his Press Conference, he is talking of so many other things, and those are not inter related.

Mr. Yahya Bakhtiar: But the one thing which I wanted to ask you is that here is an impression that, at the time of Independence or immediately before that, the stand of Ahmadiyya Jamaat was that they are separate just like Parsees, and after that.....

Mirza Nasir Ahmad: No, no, absolutely wrong stand.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, will you please explain this statement of Mirza Sahib which I have just read out-13th January, 1946?

مرزا ناصر احمد:: وہ تو میں دیکھوں گا ے چیک کروں گا۔ پتہ نہیں ہے بھی یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نوٹ ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کونسا نوٹ کیا اخبار؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ اخبار دیکھ کے تو......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے 13/ جنوری 1946 کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہمیں دے دیں فائل۔ شاید ضرورت پڑ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: کون سا؟

مرزا ناصر احمد: وہ رابطہ عالم اسلامی والا بھی آپ نے دینا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے ہیں۔ دیں گے آپ کو۔

Sir, now I go to another subject.

What is the concept or meaning, according to you, of Massih-e-Maood (مسیح موعود)? Because this is something which requires explaination, because I have some idea that it is Essa Alai-his-Salam (عیسیٰ علیہ السلام) reincarnate or some such thing; but we want to be clear on this.

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بعض حلقوں میں تاثر پیدا ہو گیا کہ شاید ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ مسیح ناصری کی روح اس وجود میں آ گئی۔ غلط ہے۔ ہم ارواح کے جسم بدلنے کے —— جو ہندوؤں کا عقیدہ —— نہ صرف یہ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اتنا سخت criticism، اس پر، اتنی سخت تنقید بانی سلسلہ کی کتب میں پائی جاتی ہے کہ وہ...... اس مسئلے کو، ہندوؤں کے، بالکل نامعقول ثابت کر دیا ہے۔ یہ تو یہی چیز ہے۔

نمبر (2) یہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح آخری زمانے میں نازل ہوں گے، اس امت کے، اور جس طرح اس سے پہلے یہود میں یہ کہا گیا تھا کہ عیسیٰ کے آنے سے پہلے —— ایلیا نبی آئے گا۔ تو اس میں وہ جھگڑا اڑ گیا۔ وہ لمبی تفصیل ہے، وہ ڈسکشن ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح نے کہا کہ خود نہیں آنا تھا، بلکہ اس کے...... ’اخلاق سے‘ اس کی طبعیت سے، اس کی روح سے اسلئے جلتے خواص لے کر کسی اور نے آنا تھا۔ اور یہ یہ آ گئے۔ یہ چونکہ پہلے بھی دھوکہ ہوا تھا اس واسطے امت مسلمہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ انہوں نے ہی آنا ہے، آسمان پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔

اب حدیث نے بڑی وضاحت سے یہ بتایا ہے کہ یہ دو مختلف وجود ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو مسیح موسیٰ کی شکل بھی دکھائی گئی، کشف میں، اور مسیح محمدی کی شکل بھی دکھائی گئی۔ اور آپ ﷺ نے ریکارڈ کیا ہے اسے ہماری احادیث نے اور اس میں ان کی رنگت مختلف، ان کے فیچرز مختلف، ان کے بال مختلف، اور وہ دونوں بالکل علیحٰدہ علیحٰدہ جو ہیں وہ ان کی بتائی گئی۔

اس کے متعلق بیسیوں اور ایسے حوالے اور قرائن ہیں جو ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ آنے والا پہلا نہیں ہے مسیح۔ مسیح موسیٰ نے دوبارہ نازل نہیں ہونا ہے، بلکہ اسکی خو بو رکھنے والا ایک شخص پیدا ہوگا، اس زمانے میں پیدا ہوگا جب دنیا اسلام پر بڑا زبردست حملہ کر رہی ہوگی۔ اور اسلام کی اسلامی تعلیم، شریعت قرآنی کے حسن اور اس کی احسان کی طاقتیں جو ہیں ان کے ذریعہ سے نوع انسانی کے دل محمد ﷺ کیلئے جیتے جائیں گے اور قرآن کریم ـــــ اس کے ذریعے سے لوگوں پر یہ واضح ہوگا کہ قرآن کریم اتنے زبردست دلائل اور اس قدر عظیم حج قاطع اپنے اندر رکھتا ہے اور اس قدر حسن اور خوبی اور عظمت اور شان ہے اس تعلیم کے اندر کہ اس کو کسی ظاہری مادی طاقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جب اس کی تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے تو اسے صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میں نے پچھلے سال اپنے دورہ میں ایک پریس کانفرنس میں ان کو یہ بتایا کہ دیکھو اسلام کی تعلیم انسان اور انسان کے درمیان اس قسم کا تعلق پیار و محبت پیدا کرتی ہے کہ دنیا کا کوئی اور مذہب اور دنیا کا کوئی اور ازم ایسا نہیں کرتا۔ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ ان کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ ایک جگہ پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ جب اتنی عظیم تعلیم ہے اسلام کی تو ہمارے عوام تک پہنچانے کا آپ نے کیا انتظام کیا؟ تو بتایا یہ گیا تھا کہ ایک مسیح کی خو بو میں، امن کے ساتھ، صلح کے ساتھ، آشتی کے ساتھ، پیار کے ساتھ، بے لوث خدمت کے ساتھ، ہمدردی کے ساتھ، ایک ایسی پاک فضا اسلام کی، اسلامی تعلیم کے مطابق، قرآن کریم کی شریعت کے مطابق وہ پیدا کرے گا اور اس وقت نوع انسانی ـــــ یہ پیشین گوئی ہے ـــــ کہ ایک امت بنا دی جائے گی۔ یعنی

سارے عیسائی جو ہیں، سارے دوسرے مذاہب والے جو آج کل ہو گئے، وہ سب اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال جو تھا مرزا صاحب! یہ تھا کہ یہ reincarnation کا......

مرزا ناصر احمد: نا، نا، reincarnation کا کوئی آئیڈیا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ نے یہ کہا کہ ان کی خوبی رکھنے والا......

مرزا ناصر احمد: خو بو رکھنے والا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Attributes......

مرزا ناصر احمد: بعض نمایاں چیزیں ہیں مسیح ناصری میں۔ ان نمایاں خصوصیات کا حامل ہوگا مسیح محمدی بھی صلوٰۃ اللہ علیہ،۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوبیاں ہونگی تو اس لیے تو مجھے کچھ تعجب ہوتا ہے کہ بعض جگہ ایسا لکھا ہوا ہے، مرزا صاحب کی کتابوں میں، کہ:

''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ، پیؤ نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعوٰی کرنے والا۔''

Is it there or not? was this his view about Jesus Christ or Essa-ibn-e-Mariam?

Mirza Nasir Ahmad: It is not his assertion about him.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, it is, Sir, reported.......

Mirza Nasir Ahmad: What he did assert was that.

انجیل جب ہم پڑھتے ہیں تو تم لوگوں نے ظالمانہ طور پر اپنے مسیح پر یہ الزام لگایا جن کا یہاں ذکر ہے۔ آپ نے نہیں الزام لگائے۔ انجیل کے الزاموں کو دھرایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ……

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تو آگے پیچھے دیکھیں گے تو پتہ لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی لیے تو clarification ضروری ہے نا جی کہ مسیح علیہ السلام……

مرزا ناصر احمد: یہ آپ حوالہ دے دیجئے۔ اگر یہاں ہوئی کتاب تو ابھی دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوب احمدیہ'' صفحہ 21 تا 24 ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ کونسی کتاب؟

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوب احمدیہ''۔

مرزا ناصر احمد: مکتوب احمدیہ۔

جناب یحییٰ بختیار:

> ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق قرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعوائی کرنے والا''۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آگے وہ کہتے ہیں:

> ''آپ کا (عیسیٰ علیہ السام کا) خاندان نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں''۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ میں نے بتایا کہ میں یہ……

جناب یحییٰ بختیار: جی، آپ verify کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: verify کر کے……

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو حوالے دے رہا ہوں نا جی اس کے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ اس کا کونسا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار:

''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا''۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ انجیل کا حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ ''ضمیمہ انجام آتھم'' حاشیہ نمبر سات۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ آپ، ساتھ ہی انجیل کے حوالے جو آپ کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے ان پر یہ الزامات لگائے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہم انجیل کے حوالے......

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ بھی آپ...... یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، انجیل کے حوالے یہاں بتائیں گے۔ جو کہا اپنی طرف سے وہ بھی بتائیں گے مسیح کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: yes، پوزیشن clarify کرنے کے لیے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ میرے ان کے atributes جو ہیں اور پھر ساتھ یہ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لیے اگلہ حوالہ ہے یہ:

''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا......''

Now, this is a very authentic.......

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: مسیح نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Whether he is the same person or not, that is for you to tell.

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no, I mean,

میرا مطلب ہے کہ ''یسوع'' سے ہی پتہ لگ رہا ہے کہ جو انجیل کا محاورہ ہے۔ وہ انہوں نے استعمال نہیں کیا۔ پادریوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، explain کریں گے۔ جو الفاظ ان کے ہیں:

''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ ہے۔''

Now here it has nothing to do with Bible, in my.......

Mirza Nasir Ahmad: Oh, yes, it is. Every word......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا.....''

I mean he is concluding, he is coming to this conclusion.

Mirza Nasir Ahmad: No, No.

یہ انجیل سے ہم ثابت کریں گے، یہاں بتا دیں گے، ہر ایک کی خدمت میں عرض کر دیں گے، ہر ایک کو پتہ لگ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے جی مرزا صاحب فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہی حوالہ ہے؟ (ریفرنس)؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا ہے؟ ''انجام آتھم''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ست بچن''۔

مرزا ناصر احمد: نہ، پہلا تھا ''انجام آتھم'' کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''انجام آتھم'' کا تو میں نے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ابھی بتایا ہے اب نے ''انجام آتھم'' سے، حاشیہ نمبر سات۔

جہاب یحییٰ بختیار: حاشیہ نمبر سات۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو پہلے آ گیا۔ اب یہ تیسرا ''ست بچن'' کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی یہ تیسرا۔ کہتا ہے:

''آپ کو (یعنی حضرت عیسیٰ کو)......''

بریکٹ میں یہ ہے۔ ''یسوع'' نہیں ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے:

''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔...... آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی...... اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب، ''تالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔''

Is it in Bible somewhere?

Mr. Nasir Ahmad: It is in there literature.

Mr. Yahya Bakhtiar: In the Christian literature?

Mirza Nasir Ahmad: In the Christian Literature.

Mr. Yahya Bakhtiar: Christ used to tell lies and stole the sermon of the Mount from Talmud?

Mirza Nasir Ahmad: We will prove every......

Mr. Yahya Bakhtiar: I am jut saying this.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بھئی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں تو اسی لیے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I want to put every thing to you so that there is no misunderstanding.

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''انجام آتھم'' صفحہ 274۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: فرماتے ہیں جی کہ:

''آپ کے (حضرت عیسیٰ کے) ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا''۔

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے ''انجام آتھم'' وہی Page اس کا بھی ہے، 276۔

مرزا ناصر احمد: جی،۔

جناب یحییٰ بختیار: 276، 274، 276:

''(حضرت عیسیٰ کا) میلان کنجریوں سے ان کی صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔''

''انجام آتھم'' صفحہ 276، متی کی انجیل، یہاں پھر وہ refer کر رہے ہیں، انجیل کو۔

مرزا ناصر احمد: ہر جگہ وہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ تو آپ نے کہا نا۔ میں آپ کو آگے بھی کہتا ہوں، سناتا ہوں کہ:

’’متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے بلکہ جس کا آسیب خیال کرتے تھے۔‘‘

پھر، ہاں:

’’آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ۔ ادنیٰ ادنیٰ، بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ پہلے بھی آگیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں دوسری جگہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے page بقیہ ضمیمہ رسالہ ’’انجام آتھم‘‘ صفحہ 5، بقیہ حاشیہ۔

May be they requoted again.

تو یہ تو آپ agree کریں گے کہ ایک نبی ان خوبیوں کا بھی حامل نہیں ہوسکتا۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ agree کرتا ہوں کہ جھوٹے......

ایک نبی ان خوبیوں کا حامل نہیں ہوسکتا اور محض اختراء اور بہتان سے انجیل نے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ الزامات لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ تعجب یہ تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: ......کہ خوبو میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی...... ہم پیار سے بات کرتے ہیں، کسی کے جذبات کو تکلیف نہیں دیتے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل پیار سے بات۔ ان کے حوالے دے کے۔ کس context میں؟ وہ جب میں بتاؤں گا اب نہیں بتاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

That is for you to explain, either on the point of explanation so that the position is clarified.

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ انشاء اللہ ایسی صاف ہو جائیگی کہ سب کو سمجھ میں آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ چیزیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ وہ سب کے سامنے آ رہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، بڑا اچھا ہے۔ ہر بات صاف ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے''

یہ تو انجیل میں نہیں ہے۔ یہ تو ان کا اپنا ہے۔

What is the meaning?

مرزا ناصر احمد: یہ تو ان کی تقدیر ہے ہی نہیں:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے''

غلام احمد ہے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی "غلام احمد"

مرزا ناصر احمد: "غلام احمد" اضافت کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ یہ یعنی یہ انہی کا شعر ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ احمد کا غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی احمد کا غلام، ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: احمد کا، نبی اکرم ﷺ سے فیوض حاصل کرنے والے کا مقام……

جناب یحییٰ بختیار: ایک امی۔

مرزا ناصر احمد:…… موسیٰ علیہ السلام سے فیوض حاصل کرنے والے سے بالا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، ایک امتی ہو گیا نا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک امتی ہوا۔

مرزا ناصر احمد: آنحضرت ﷺ کے تو پتہ نہیں کتنے امتی انبیائے بنی اسرائیل سے آگے نکل گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں تو ان کا ذکر، مرزا غلام احمد صاحب کا، اپنی طرف نہیں ہے؟

"اس سے بہتر غلام احمد ہے"

یعنی He means himself?

Mirza Nasir Ahmad: He means himself.

غلام احمد، احمد، محمد احمد۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I follow it.

مرزا ناصر احمد: یعنی آنحضرت ﷺ کا غلام۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He claims that he is superior to Isa Ibne……?

Mirza Nasir Ahmad: Because of Muhammad sal-Allah-e-Alehi-wa-Sallam.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کے طفیل، آپ کے فیوض کے حصول کے نتیجہ میں جو آپ کے امتی ہیں یہ وہ موسیٰ کی امت سے آگے ہیں۔

تیرے بڑھنے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ مگر کیا ایک کوئی امتی کسی ایک پیغمبر سے، جو حقیقی پیغمبر ہو، کیا اس سے بڑھ سکتا ہے؟ یہ یعنی clarification کیجئے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر دوسرا مسئلہ آ گیا نا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ جی نہ۔ اسی لیے میں کہتا ہوں:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و''

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے کہ ایک مسئلہ ہے کہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح مولوی کی تحقیر یا تذلیل کی؟ وہ پہلے یہ چل رہا تھا۔ تو میں نے آپ کو بتایا کہ میں ثابت کروں گا کہ نہیں۔ اور یہ دوسرا سوال ہے۔ تو اس کا میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی دیکھیں کہ میں نے ابھی یہ مرزا صاحب کا شعر سنایا کہ:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و اس سے بہتر غلام احمد ہے'' کئی اور شعر بھی ہیں:

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم

عیسیٰ کجا است تا بہند پا بمنبرم''

مرزا ناصر احمد: بڑی شان تھی محمد ﷺ کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو یہ بھی آپ explain کریں کہ وہاں تو ''غلام احمد'' نہیں کہہ رہے ہیں:

مرزا ناصر احمد: اس سے اگلے شعر کیا ہیں؟ شاید وہی explain کر دیں اسے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس تو یہی شعر نوٹ ہوا ہے۔ جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر اگلا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

ایک آواز: ......گردش مقام دار

چوں برخلاف وعدہ بروں آید از ارم

قطعہ بند ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ explain کر دیں کہ:

''عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم''

It is the same idea that I am superior or to Isa Aleh-is-Salam? This is the impression. And you will clarify.

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، اس کے متعلق میں بتا دوں گا اس کا context دیکھ کر۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) چلیں جی، نوٹ کریں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ دیکھ لیجئے، اس کا context دیکھ کر۔

ابھی آپ نے جی فرمایا ____ کل بھی اور محضر نامے میں بھی ____ کہ کتنی آنحضرت ﷺ کے ساتھ عقیدت، پیار، محبت مرزا غلام احمد صاحب کا تھا:

and how much he is praise for him that is in Mahzar Nama in writing اور بعض لوگ جو ہیں جو interpretation وہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔ آپ ان سے آپ agree نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں ایک جگہ یہ آیا ہوا ہے کہ:

''آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے''

Is it an aspersion or it is justifying eating of Paneer which contains........

Mirza Nasir Ahmad: This is nothing. It is translation of a Hadith.

(Pause)

یہ زرقانی کے الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو کسی اور کے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت............ میں جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت بانیء سلسلہ احمدیہ کی اصل عبارت یہ ہے:

’’آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں (خط لکھ رہے ہیں) کہ اس طرح شک وشبہ میں پڑنا بہت منع ہے، شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسے میں نہیں پڑنا چاہئے، گناہ ہے۔ اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہوسکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کرونگا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا اصاف نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا (یہ نہیں کہ پڑتا تھا) مشہور تھا کو سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔‘‘

Mr. Yahya Bakhtiar: That is to what I went an explanation.

مرزا ناصر احمد: اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر چیز پاک ہے محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے، شک کے متعلق۔ زرتانی میں حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرتانی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

(عربی)

اس کا ترجمہ یہ ہے:

''سنن ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے بتایا کہ تبوک کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا جسے عیسائی بناتے تھے۔ کسی نے اس وقت کہا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا۔ اس کو ابوداؤد اور مسدس وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد اعالیسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے پنیر دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ کھانے کی چیز ہے جو عجمیوں کے ہاں بنتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو چھری سے کاٹو اور کھاؤ۔

مسند احمد اور بیہقی کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے پوچھا: کہاں بنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایران میں بنتا ہے اور ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا: تم اسے کھا سکتے ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اسے چھری سے کاٹو، اللہ کا نام لو اور کھاؤ''۔ تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہم......

Mr. Chairman: That's all that is all for the present.

The delegation is permitted to leave and to report back at 12.15.

The honourable members will keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: Before we adjourn for the tea break,....

(Interruption)

Before we adjourn for the tea break there ایک سیکنڈ جی are certain points for the cross-examination which we will discuss in our points for the cross-examination which we will discuss in our chamber with the Attorney-General. And if anything remains outstanding, then we can discuss it in the House.

CORRECTION OF MISTAKES IN THE RECORD OF THE PROCEEDINGS

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir correction of mistakes in the record of the proceedings there are a lot of mistakes in the record and that is why......

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: The Secretary or the Joint Secretary should very carefully go through it because this is important. I have asked at a number of places that: "I am not giving you the example, the exceptional example, of a man who tells lies in order to some his life" and it is written:

"I am giving the example". The word 'not' is missing. May be I was away from the mike; but it can make all the difference. So, there are so many other things. Some quatations have been left out and punctuation is required. When I say that "supposing I go and say that 'I am Christian', now "I am Christian" comes within inverted Commas. These things should be looked into······

Mr. Chairman: Yes, that will be.

Mr. Yahya Bakhtiar: ······before it is circulated to the members.

Mr. Chairman: That we will; we will look into that matter.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

Mr. Chairman: And we adjourn the House to meet at 12.15.

Mr. Yahya Bakhtiar: And you have noticed. Sir, that I was given some of the citations a different impression from the small quotation which I was given. I think it should be carefully studied before they ask me to put a question.

Mr. Chairman: Yes.

Thank you very much.

The House is adjourned for 12.15.

[The special Committee adjourned to reassemble at 12.15 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair]

جناب چیئرمین: وہ دروازے تو بند کروا دیں کیونکہ پھر وہ ممبر صاحبان وہاں بیٹھ کے اتنے زور سے گپس.........جاوید وہاں ایک آدمی کو کھڑا کر دیں Those doors should be closed. Then the members are at liberty to discuss anything in the lobby whatever they like but not so much noise that attention of the House is attracted towards the lobby.

Mr. Chairman: (to Mr. Yahya Bakhtiar).

آپ کی مرضی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ دیکھ لیں پہلے۔ ہاں وہ آپ لکھ دیں۔ میں لکھ دوں گا اپنی ذمہ داری پر۔ نہیں مجھے لکھ دیں گے نا درخواست کہ ہمیں چھپوانا ہے۔ میں لکھ دوں گا کہ آپ نے اس کو leak نہیں کرنا اپنے risk پر کریں گے۔ ہاں۔ ہاں۔ ہم نہیں کرا سکتے مفتی صاحب نے خود کرایا ہے۔ سب اپنے risk پر کرائیں گے_________ گیلری میں کوئی نہیں ہے، گیلری کی طرف نہ دیکھیں۔ میں نے کہا پریس کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ Haider Sahib is very attention very attentive_________you have occupied this chair only to be in the midst یہ جو آپ کے side comments جو ہیں تا وہ یہاں پہنچے نہیں ہیں_________اس کا جواب آپ ہی دے سکتے ہیں۔

Today after nine, after the evening session, we shall review everything. After the last session today we will review everything وعلیکم السلام as to how long we have…………

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا ہے کہ:

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کو تلاش کرتے ہو"۔

("ملفوظات احمدیہ" جلد اول، صفحہ 31۔)

مرزا ناصر احمد: "مردہ علی" کے معنیٰ وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزا ناصر احمد: "مردہ علی" کے معنیٰ وفات یافتہ ہے نا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ خیر آپ جو……

مرزا ناصر احمد: ہاں،…… "مردہ علی" کہنے میں توہین مراد نہیں بلکہ اس عالی شیعہ کو جو آپ کا مخاطب تھا اس غلط اور قوم کے نقصان دہ رجحان کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کو تو ان کے مقام سے بڑھا کر پیش کیا جاتا ہے، لیکن جو خدا کے مصلحین ان میں زندہ موجود ہوتے ہیں ان کی سخت ناقدری کی جاتی ہے۔ پہلی امتوں کو بھی اس رجحان نے نقصان پہنچایا ہے اور اب بھی ایسے رجحانات امت مسلمہ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعلیٰ سیرت قابل اقتداء ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان خوبیوں کو پہچان کر جن بزرگوں میں حضرت علی کی صفات پائی جاتی ہیں ان کی پیروی کرو۔ چنانچہ اپنے آپ کو بطور ایک زندہ مثال پیش کیا۔ اس سے زیادہ اس کا کوئی مفہوم نہیں۔

جہاں تک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کا تعلق ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دل میں آپ کی بڑی عظمت اور توقیر تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

تو اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا مقام آپ نے ظاہر کیا اور ہر جگہ دوسرا کیا۔ اس لیے ایک فقرے کو اپنے context اور سیاق وسباق سے نکال کے اس کے غلط معنیٰ درست نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت پڑھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی

جناب یحییٰ بختیار: کہ آپ نے اپنی explanation دی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ جو عبارت میں نے عربی کی پڑھی ہے وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، باقی جو آپ نے پڑھ کے سنایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ باقی میری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی explanation ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی وفات کر چکے ہیں، اس لیے ابھی ہم ان کو چھوڑ دیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا جو ابھی میں نے پڑھا ہے کہ ان کی خوبیوں کی اقتداء کرو اور وہی برکت حاصل کرتے ہیں اس سے......

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو''۔

مرزا ناصر احمد: وفات یافتہ جو ہیں۔ ان کو جو مقام دنیا اور ان کی جو سنت ہے اس کی اتباع نہ کرنا یہ درست نہیں ہے آپ کے نزدیک۔ حضرت علیؓ کی اپنی ایک سنت ہے، ایک زندگی کا نمونہ ہے، بڑا حسین اور قابل تقلید ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تقلید کرو۔ تقلید کا...... اور ہر زمانہ تقلید کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ impression ہے کہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے''

اسی sense میں حضرت علیؓ کو چھوڑو، میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ کا impression غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ سکتے ہیں۔

اچھا جی، ۔ اب یہ بتایئے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ:

''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(''ایک غلطی کا ازالہ''۔ صفحہ 11۔)

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی اصل دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔ میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں۔ اگر کتاب یہاں ہے تو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کتاب دیدیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہوگا یہاں؟

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔ ہے کتاب آپ کے پاس؟

جناب یحییٰ بختیار: اور جی میں پھر اگلے سوال پر جاتا ہوں۔ اس وقت تک آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ ویسے نوٹ کر لیں کہ یہ پورا حوالہ نہیں دیا اس میں جو پہلے آپ نے پڑھا بلکہ وہ حصہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: میں تو حصے ہی پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ حصہ درست ہے تو اس کے بعد آپ explanation دیں گے کہ آگے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر انہوں نے کہا ہے کہ:

"کربلائے ست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم"

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہا ہے اُنہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہا ہے آپ نے۔ اور یہ شیعہ حضرات میں ایک محاورہ چل رہا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے کہا) یہ شیعہ لٹریچر میں یہ حوالہ ہے۔ اور یہ جو ہے شعر، اس کو سمجھنے کے لیے بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے پہلے جو اشعار کہے ہیں وُہ جاننے ضروری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"کشتۂ او نہ یک نہ دو نہ ہزار   این قتیلان اُو بیرون زشمار
ہر زمانے قتیل تازہ بخواست   غازۂ روئے اُو دم شہداء است
ایں سعادت چوں بود قسمتِ ما   رفتہ رفتہ رسید نوبت ما
کربلائے ست سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم"

یہ قبل اس کے کہ میں اس کا مطلب بتاؤں............

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا۔......

مرزا ناصر احمد: ...... یہ علامہ نوعی جو شیعہ عالم ہیں بڑے مشہور، پرانے زمانے کے عالم، علامہ نوعی، ان کی یہ فوٹو سٹیٹ کاپی انڈیا آفس ریکارڈ وہاں سے......اصل میں یہ جو سارے اعتراضات ہیں وہ بڑے فرسودہ ہیں، پرانے۔ تو اس سلسلے میں یہ منگوائی گئی تھی۔ اب ان کا شعر بھی، شعر بھی سنیے۔

کربلائے عشقم لب تشنہ سر تا پائے من
صد حسین کشتہ در ہر گوشہ صحرائے من

تو یہاں ''صد حسینؓ'' نہیں بلکہ ''ہر گوشۂ صحرائے من'' میں ''صد حسین'' ہے۔ تو یہ شعیہ حضرات کا ایک محاورہ ہے جو محبت کے اظہار کے لیے اور عظمت کے اظہار کے لیے ہے۔ یہ تحقیر اور تذلیل کا اظہار کرنے کے لیے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: صحرا میں تو مرزا صاحب یک چیز ہے۔ اور یہ کہہ دینا کہ۔

''صد حسین است در گریبانم''

مرزا ناصر احمد: اور یہ کہہ دینا کہ:

''صد حسین کشتہ در ہر گوشہء صحرا من'' یہ اور ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: خیر، پھر میں آپ سے آگے پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی میرا نہیں ختم ہوا جواب۔

جناب یحییٰ بختیار: پڑھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جہاں تک حضرت امام حسینؓ اور دوسرے اہل بیعت کی ہتک کے الزام کا تعلق ہے، اس دکھ دہ امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلسل ناانصافی کا یہ طریق

اختیار کیا جا رہا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباس کو ادھورا پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جس رنگ میں ان اقتباسات کو پیش کیا جاتا ہے خود اس کی تردید میں حضرت بانی سلسلہ کی واضح عبارت موجود ہوتی ہے۔ زیر نظر الزام میں......

جناب چیئرمین: یہ آپ لکھا ہوا پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اپنا explanation دے رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور آگے میں نے اقتباس پڑھنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: It can not be. It is an answer to a question?

مرزا ناصر احمد: یہ جو...... جو میں آگے......

Mr. Yahya Bakhtiar: He is explaining; and let him reply. He is reading out the explanation.

مرزا ناصر احمد: ......حضرت امام حسینؓ کے بارے میں 'اعجاز احمدی' کی جو عبارت پیش کی جاتی ہے وہاں مضمون میں توحید اور شرک کا موازنہ کیا جا رہا ہے۔ حضرت امام حسین کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ یہ اقتباس ہے:

> ”حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا ان سے موجب سلب ایمان ہے......“

POINT OF ORDER *RE:* READING OUT WRITTEN ANSWERS TO QUESTIONS

جناب عبدالعزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر سر! اگر مرزا صاحب یہ Writing جو اس وقت پڑھ رہے ہیں، اگر کسی کتاب میں یا کسی میگزین میں پبلش ہوئی ہے تو پھر تو یہ پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر خالی بیٹھ کر سوال کے جواب میں وہ کچھ یہ پڑھنا چاہتے ہیں اور تحریری طور پر، that probably is not permitted by the rules. This is my point of order.

Mr. Chairman: You can discuss it with the Attorney-General if he raises this print.

Mr. Yahya Bakhtiar: Normally the rule is that when a witness is giving oral evidence he cannot read out a proposed statement in reply to any question, but he can cite......

Mirza Nasir Ahmad: I can read out the quotation.

Mr. Chairman: The witness can......

Mr. Yahya Bakhtiar: The objection is quite valid. When he said that you are reading......

Mirza Nasir Ahmad: The objection was raised when I was reading a quotation

Mr. Yahya Bakhtiar: Then you can read a quotation......

Mirza Nasir Ahmad: I was already reading a quotation.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....Mirza Sahib's quotation or Mirza Bashir-ud-din Mahmud's quotation; but or if yourself made a statement which was somewhere else published.......

Mirza Nasir Ahmad: Yes, yes, I do understand.

Mr. Chairman: I may remind the witness that a witness can refresh his memory from his previous over writing or from the writing of anyone; but in reply to a question or to explaination, one's own opinion cannot be....

Mirza Nasir Ahmad: I would request you

جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ جس وقت میں اپنی طرف سے بیان دوں مجھے کوئی written statement نہیں دینی چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ refresh کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ....نمبر ایک یہ ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ اگر میں بیان دیتے ہوئے اپنی کسی تحریر کا ذکر کرنا چاہوں تو میں اس کو اس وقت دیکھ لوں اپنے سامنے اور پھر اپنا زبانی کہہ دوں۔ یہ دیکھ تو سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

You can refresh your memory.

مرزا ناصر احمد: refresh کر سکتا ہوں۔

اور تیسرے یہ کہ جب میں اپنے جواب میں کوئی اقتباس دوں تو اس بارے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ quote کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت یہ اعتراض اٹھایا گیا اس وقت میں اقتباس پڑھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے پہلے......

مرزا ناصر احمد: اس وقت اعتراض نہیں کیا گیا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ دوبارہ پڑھتا ہوں۔

CROSS-EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION

مرزا ناصر احمد: یہ اقتباس ہے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ اقتباس پڑھنے کے بعد حوالہ دونگا، انشاء اللہ:

”حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صرف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران۔ بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینے میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی۔ (غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ، کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا کسی اور بزرگ جو آئمہ مظاہرین میں سے ہیں کی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے“۔

(”تبلیغ رسالت“ جلد دہم، صفحہ 103)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا غلام احمد صاحب کا یہ جو آپ نے حوالہ دیا، یہ اس شعر سے پہلے کا ہے یا بعد کا ہے؟ کچھ آئیڈیا ہے آپ کو date کا؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے

جناب یحییٰ بختیار: بعد کا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے۔ اور آپ کی کتابوں میں کثرت سے یہ حوالے مل جائیں گے بعد کے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے کہ وہ ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں محدث ہو" ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں مجدد ہوں" ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں نبی ہوں"

He is changing his views, according to my impression.

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, I think he may have changed his opinion about Hazrat Imam Hussain.

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, I said, will you answer this further question:

کیا انہوں نے کہا ہے کہ:

"مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے"۔

("نزول مسیح" page 96۔)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کر لیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں چیک کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کریں۔ میں پھر پڑھتا ہوں:

’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے‘‘۔ پھر آگے کہتے ہیں...... آپ چیک کر لیجئے اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:

’’اور میں خدا کا کشتہ ہوں، تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ بس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے‘‘۔

when you check it and if you find it correct, sir, please keep in mind what I am going to ask. With all that he said about Imam Hussain, which you read out just now, here is this:
as if he feels his Hussain does not ’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں‘‘ belong to him........

Mirza Nasir Ahmad: No, no,........

Mr. Yahya Bakhtiar: ....Then again I was just saying that I want to bring to your notice.......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے اب جواب دینے کی ضرورت نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے تو ابھی تک verify بھی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابھی تک verify نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کریں جی ’’تمہارے حسین‘‘ کیوں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’میں خدا کا کشتہ ہوں۔ تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے‘‘۔

In both the places and both the quotations, he refers to Hussain as if Hussain belongs to someone else and not to him......

Mirza Nasir Ahmad: No,......

Mr. Yahya Bakhtiar: That is the......

Mirza Nasir Ahmad: ....he refers to the concept of Hussain........

میں نے ابھی تک verify نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کر لیں۔

جناب یحیٰ بختیار: Alright آپ verify کر لیں

If you admit, then you will explain.

مرزا ناصر احمد: بغیر میرے admit کرنے کے آپ پھر کمینٹری شروع کر دیتے ہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی، میں نے کہا کہ میرا جواب جو ہوگا اس پوائنٹ پہ ہے، یہ جو ہے emphasis، اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ ریکارڈ میں یہ نہ ہو جائے کہ آپ کی کمنٹری آ جائے اور میری طرف سے آ جائے کہ میں خاموش ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ نہیں ہوگا، کیونکہ میں نے آپ کو کہا، آپ نے کہا ہے۔ you will verify Everything is being taped یہ تو نہیں کہ کوئی نہیں لکھے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ویسے وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: اچھا۔

مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ دائرۂ اسلام سے باہر جو ہوتے ہیں اس پر کچھ اور explain کریں گے۔ کیونکہ اس subject پر میں نے ایک دو سوال اور پوچھنے تھے۔

But I think, if you had explained, no need......

مرزا ناصر احمد: میں پڑھوں گا وہی جو میں کسی کتاب سے یا...... باقی میں زبانی کہوں گا، جیسا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے۔

بات یہ ہے کہ کل ایک دو باتیں ایسی یہاں ہوئیں کہ مجھے شبہ پڑا کہ جو ہم نے معاملہ صاف کرنے کی غرض سے ''ملت اسلامیہ کا دائرہ'' اور ''اسلام کا دائرہ'' دو اصطلاحات بنا کے اس کے وپر بنیاد رکھ کے بعض باتیں پوچھی بھی گئیں اور ان کا جواب بھی دیا گیا۔ اس میں کچھ خلط اور confusion میں نے محسوس کیا جو میرے لیے تکلیف دہ تھا اور میں بے چین رہا رات کو۔

بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں۔ جیسا کہ میں نے کل قرآن عظیم کی آیت پڑھی تھی۔ ''ملت اسلامیہ'' کا تو ذکر ہے لیکن ''دائرۂ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں۔ اس واسطے اصل جو چیز ہے وہ دوسرے لفظوں میں بیان کروں گا، بغیر تمثیلی زبان کے۔ جب ہم ''ائرہ'' میں آتے ہیں تو وہ تمثیلی زبان بن جاتی ہے کیونکہ یہ جو ''دائرہ'' ہے یہ تو اسلام کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا، یہ تو بیرونی دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اگر ہم تمثیلی زبان کو چھوڑ دیں، بلکہ الفاظ کے اندر حقیقت اسلامیہ کو بیان کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مسلمانوں میں یعنی اسلام قبول کرنے والوں میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے آج تک دو مختلف گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ایک وہ مخلقین جنہوں نے اسلام کو پوری طرح قبول کیا۔ اور اسلام کے جو یہ معنی ہیں کہ کس طرح بکری مجبوراً قصائی کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے، اس طرح ان لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی اور اختیار سے اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دیں۔ تو ایک گروہ وہ ہے جو بڑے مخلص، اخلاص رکھنے والے، ایثار پیشہ، اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ یہ ایک گروہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گروہ بھی ہے جو اس رفعت اور پائے کا نہیں، مقام کا نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ کمزوری دکھانے والے بھی تھے۔ احادیث میں کثرت سے اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور قرآن کریم نے بار بار تاکید کی ذکر کی،

یاددہانی کرتے رہو، کیونکہ ایمان ہوتا ہے، ان میں، اسلام ہوتا ہے ان میں، لیکن اس کے باوجود یاددہانی اور نصیحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اور قرآن کریم ہی سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی لوگ مسلمان کہلاتے تھے جن کو خود قرآن کریم نے منافق کہا۔

تو جو مخلصین کا گروہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہیں جو نسبتاً کم اخلاص رکھنے والے، اور گناہ گار ہیں۔ اس گناہ کو حدیث نے کفر کا نام دے دیا، مثلاً:

من ترك الصلوة متعمداً فقد كفر جهاراً

یہ جامع الصغیر السیوطی ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) (اور وہ دوسرے حوالے کہاں ہیں) (اٹارنی جنرل سے) اسی طرح یہ ایک کتاب ہے 'مشکوٰۃ' کا حوالہ ہے، باب ظلم کا:

من مشاما ظالماً ليقوة و هو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

ظلم نہیں کرتا، یہاں ظلم کرنے والے کا نہیں ذکر، یہاں یہ ذکر ہے کہ جو شخص ظلم کرنے والے کے ساتھ جاتا ہے، اسکا مطلب ہے کہ ہاں میں ہاں ملاتا ہے، اس کو encourage کرتا ہے اپنی دوستی کے ذریعے، وہ بھی اسلام سے خارج ہو گیا۔

تو ایسے لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے ان خالص مقربان الٰہی کے گروہ میں شامل نہیں کیے جا سکتے، ان کے متعلق آنحضرت ﷺ کے زمانے سے 'کفر' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ تم جو ہو وہ مسلمان ہو، ایک ہی وقت میں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:۔

قالت الاعراب آمناً ۔ قل لن لومنو ولکن قولو اسلمنا و طاهر خلوا لایمان فی قلوبهم

کہ اعراب دیہاتی، جن کو زیادہ تربیت کے حصول کا موقع نہیں ملا، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ قرآن عظیم کہتا ہے: یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے، کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے، کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا۔ یہ وہ آخری حد ہے جہاں سے ورے ورے ہم اس کو مسلمان کہیں گے،

کمزوریوں کے باوجود۔ یعنی ایمان دل میں داخل بھی نہیں ہوا اور مسلمان بھی ہو۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

بلا من اسلم وجهه لله و هو محسن فله اجره عندا ربه ولا
خوف عليهم ولا هم يحزنون۔

اس میں ان مخلصین کا گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوپر اپنی ہر چیز جو ہے قربان کرنے والے ہیں۔ اور اس گروہ مسلمین، مومنین کے سردار حضرت نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کی زبان سے قرآن عظیم نے یہ نکلوایا:

انا اول المسلمين

کہ میں مسلمانوں کا سردار ہوں، میرا مقام نمبر ایک پر ہے، سب سے بلند ہے، سب سے ارفع ہے۔

تو ایک گروہ مخلصین کا ہے۔ اور دوسرا گروہ جو ہے وہ اس قسم کے مخلص نہیں۔ اور جہاں مخلصین کے اس گروہ کی حد ختم ہوتی ہے، imagine کریں، آپ اپنے تخیل میں لائیں، وہاں سے وہ آخری حد جس کے بعد اسلام سے انسان خارج ہو جاتا ہے، اس میں بڑا فاصلہ ہے۔ اور مختلف قسم کے ایمانوں والے، مختلف ایمانی درجات رکھنے والے امت محمدیہ میں پہلے دن سے آج تک پائے جاتے ہیں۔ اور یہ دو دوسری قسم کے ہیں گناہ گار، جس نے نماز چھوڑ دی، کافر ہو گیا۔ ایک اور جگہ ہے: جس نے چوری کوئی چوری نہیں کرتا مسلمان ہونے کی حالت، میں۔ تو

اس کے متعلق میرے کہنے کی بات یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے اس وقت تک ’کفر‘ کالفظ استعمال ہو رہا ہے اور ساتھ یہ بھی ہو رہا ہے کہ:

قولوا اسلمنا

تو یہ جو ہے نا ہمارا ’’ملت اسلامیہ‘‘ اور ’’دائرہ اسلام‘‘ دراصل یہ دو گروہ ہیں۔ اور اس مشکل میں اگر ہمارے سامنے یہ مسئلہ آئے......

جناب یحییٰ بختیار: بات وہی ہوئی مرزا صاحب! جو کہ آپ کی تحریرات میں، آپ کی جماعت کی تحریرات میں، کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضور ﷺ کے زمانے سے شروع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی explanation یہ دی ہے کہ وہ مسلمان ہیں جو مخلص نہیں ہیں، یا اتنے مخلص نہیں جتنا وہ طبقہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

یہ بھی آپ بتائیے کہ احمدیوں میں بھی تو اسی قسم کے مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ میں بالکل یہی کہنے لگا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں میں؟

مرزا ناصر احمد: احمدیوں میں بھی ایک گروہ ایسا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مخلص ہیں......

مرزا ناصر احمد: ایک گروہ مخلص ہے اور ایک وہ ہے جن کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد آجاتا ہے:

کفر۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی کافر ہوئے اس حد تک؟

مرزا ناصر احمد: اس حد تک وہ بھی کافر۔

جناب یحییٰ بختیار: ان میں اور باقی مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ بتایئے کہ اگر ایک شخص آپ کہتے ہیں کہ نماز بھی نہ پڑھے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ گناہگار ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا، میں نے تو عربی کا حوالہ پڑھا ہے۔ میں نے حوالہ جو دیا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا۔ بدنیتی سے نہیں، دیانت سے وہ سمجھتا ہے کہ یہ حضرت غلام احمد نبی نہیں تھے۔ کس کیٹگری میں آپ رکھیں گے آپ اس کو؟

مرزا ناصر احمد: گناہگار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہونگے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یعنی وہ بالکل ان کا اسلام سے تعلق ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کر دیا۔ میں نے کل بتایا تھا کہ اگر تو اس پر اتمام حجت ہو گئی، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت ہو گئی جی۔ آپ نے explain کر دیا ہے اس کو۔

مرزا ناصر احمد:......اس کو تو وہ ہو گیا......

جناب یحییٰ بختیار:......پوری argument آپ نے اس کو دے دی۔

مرزا ناصر احمد: اب آپ لیتے ہیں......تو پھر سوال کیا ہے اب؟

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ اس کو...... جو ابھی آپ نے explanation دی ہے کہ ایک آدمی arguments سنتا ہے اور sincerely اور دیانت سے سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں تھے......

مرزا ناصر احمد: یہ دوسری کیٹیگری ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور انکار کر رہا ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ گناہگار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: کفر بمعنی گناہگار۔ یہی میں نے بتایا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کافر پوچھ رہا ہوں کہ کافر کس کیٹگری میں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: جس طرح نماز نہ پڑھنے والا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس اتنا ہی؟ یہ مسلمان رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: مسلمان رہتا ہے۔ اسی واسطے میں نے اس کی وضاحت کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتایئے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ کے پہلوں میں کے...... باقی مسلمان یہ سمجھتے ہیں یا اہل اسلام، اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ کل میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ تو جب آپ مسلمان کہتے ہیں ان کو، تو آپ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کا دعویٰ کرنے والے یا، actually مسلمان گنہگار مسلمان کافر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، دیکھا ناں، پھر یہ آپ نے وضاحت نہیں کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Explanation?

مرزا ناصر احمد: آپ نے تین باتیں کہہ دیں ناں اب: محض مسلمان کا دعویٰ کرنے والے اور دو اور باتیں کہہ دیں آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا جی یہ آپ کس کیٹگری میں شمار کریںگے ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ کیٹگریز کون سی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جو ابھی وہ لوگ ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے ا۔
ام حجت کے بعد نہیں مانتے......

مرزا ناصر احمد: جو شخص حضرت مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا لیکن وہ نبی اکرم ﷺ حضرت
تم الانبیا کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے اس کو کوئی شخص غیر مسلم کہہ ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں کہ آخری نبی ان کی interpretation کے
طابق......

مرزا ناصر احمد: وہ تو interpretation کا فرق ہوا نا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں
categoricall ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے وہ مسلمان ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: ......اور کسی دوسرے کا حق نہیں ہے کہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس معنیٰ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ نہیں کہتے کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، جو منسوب ہوتا ہے، میں نے تو آپ کو بھی کئی دفعہ کہا
ہے:

هل شگفته قلبه

میں دعویٰ کیسے کر سکتا ہوں؟ میں نے دل چیر کے دیکھے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک میں آپ سے پوچھوں گا کہ ایک حوالہ ہے مرزا غلام احمد صاحب
کے بارے میں مرزا بشیر احمد صاب کا، صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا، وہ کہتے ہیں:

''معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو بھی وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق 'مسلمان' کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں۔ اس لیے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالے کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھے تھے، کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں''۔ جہاں کہیں بھی ''مسلمان'' کا لفظ ہو اس سے مدعیٔ اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔ پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو ''مسلمان'' کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ حسب الحکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔''

('کلمہ الفصل'۔ مصنفہ
صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزا ناصر احمد: کلمۃ ال؟

جناب یحییٰ بختیار: کلمۃ 'الفصل'۔ ہاں جی۔ اور رسالہ ''ریویو آف ریلیجن'' جلد، صفحہ 3، پھر آگے 126-

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔ آج صبح آپ نے دیکھا کہ حوالہ بھی نہیں تھا اور اخبار بھی نہیں تھا، اور یہاں آ گیا۔ چیک کریں گے۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب بھی آپ نے خود کہا ہے۔

میں اپنے پرانے سبجیکٹ پر آ رہا ہوں۔

(وقفہ)

یہ جی: کیا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا ہے کہ:

''اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے (اس امت میں اس مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام۔ شان میں بہت بڑھ کر ہے) اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا اگر خدا چاہتے تو عیسیٰ بن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دیتے یا اس سے بھی بہتر جیسے کہ اس نے کیا۔''

''اب خدا بتاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے، یعنی احمد کا غلام:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے''

مرزا ناصر احمد: پھر یہ بھی چیک کریں گے۔ یہ حوالہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آگے پڑھ دیتا ہوں:

''یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں۔ اور اگر تجربے کی رو سے خدا کی تائید ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں گا''

(دافع البلاء صفحہ 13 اور 20)

دو quotations۔

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء؟

جناب یحییٰ بختیار: دافع البلاء۔ اور آگے کہتے ہیں جی......

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء کا صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ 13 اور 20۔ دو quotations تھیں ان کی۔

اور پھر آگے کہتے ہیں:

''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبے سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے:

سبحان الذی اسری

('سیرت الابدال' صفحہ 193۔)

یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: 193۔ جی، دیکھ لیں گے، یہ چیک کریں گے۔

Mr. Chairman: If the books are here in the House, they may be shown to the witness just now yes in stead of referring.

Mr. Yahya Bakhtiar: They were available. But I will read them. Then, after that, if they cannot verify, we will.......

مرزا ناصر احمد: اصل میں جب دیکھتے ہیں ہم تو اس کے آگے پیچھے اس کا جواب ہوتا ہے، اسی جگہ، وضاحت ہو جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا انہوں نے کہا ہے کہ:

''اس کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کریگا؟''

(اعجاز احمدی۔ صفحہ 71).

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو نہیں اس کا علم؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے آگے پیچھے اس کے سیاق و سباق کا علم نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی میں یہ کہہ رہا ہوں یہ اگر ہو تو پھر......

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین صاحب! آپ آرڈر فرما دیں۔

We are prepared to produce the looks.

Mr. Chairman: The first question would be: wheher these writings are admitted? Then the questions.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I asked the witness, Sir. That is what I ask. But he will like to know what comes before and after. But he has not denied it.

Mr. Chairman: The explanation will come when the statement is admitted.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, he says that he will have to read it from the original.

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک ایسا حوالہ پیش کیا گیا جس کا وجود ہی نہیں تھا......

Mr. Yahya Bakhtiar: Then why you are.....

مرزا ناصر احمد: ......ایسے اخبار کا حوالہ تھا جو چھپا ہی نہیں تھا

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں۔

Mr. Chairman: There might be.........

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے تو پھر ہمیں وقت دیدیں، ہم درستی کر دیں گے۔

Mr. Chairman: There might be some bonafide mistake of fact. But when the book is available, the book may be handed over and the other members of the delegation can verify those.

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں لیا صفحہ نمبر 13 اور 20 آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: صفحہ 13 اور 20؟ وہ تو لکھ لیا۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ......the members of the delegation

جناب یحییٰ بختیار: حوالے موجود ہیں جی۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ کتابیں دے دیں۔ عزیز بھٹی صاحب۔ آپ کتابیں ان کو دے دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: If I give the quotation, then I forget the subject. I wanted it to be clarified.

Mr. Chairman: By the time you read the quotation, the book may be handed over to members of the delegation: and by the time you finish, they can seply.

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی اور سیرۃ 'الابدال' صفحہ 193۔

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نے حوالے دیدیئے ہیں۔ ادھر آ جائیں۔ ادھر کتابیں یہاں پڑی ہیں۔ یہاں سے بیٹھ کر وہ پڑھیں گے۔ اور ہم ٹائم بچائیں گے۔ اٹارنی جنرل صاحب حوالہ جات پڑھیں گے۔ آپ لائبریرین سے کتاب لے کر فوراً ان کے حوالے کر دیں گے، instead of creating, a rush.

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک حوالہ رہ گیا تھا، وہ پڑھ دیتا ہوں۔ آپ نے کل فرمایا تھا کہ 'بروزی نبی' 'ظلی نبی' کے متعلق نوٹ دیدیں۔ وہ میں آپ کو دے دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: دیدیں۔

(وقفہ)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General, please continue.

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ بہت ہی لمبے بیان ہیں تو پھر آپ فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں فائل کر دیتا، ہوں، ٹھیک ہے۔ یہ بروزی وغیرہ کی اصطلاحات جو سلف صالحین نے بیان کی ہیں اور پھر ہم نے ان کو لے کر استعمال کیا ہے، وہ دو عنوانوں کے ماتحت ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں تو......

You are filing them on the record because it is very lengthy. Then we will see if there is some question. We will ask.

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق جو سوال کرنا ہے کر لیں۔ اس کی نقل نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: جب تک وہ باقی حوالہ ملتے ہیں......

Mr. Chairman: May be handed over to the Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں پھر اور سوال پورے کر لوں جو پہلے امام حسین کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

Mr. Chairman: نہیں, for the cross-examination, the Attorney-General may cross-examine on the basis.

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے جی آپ سے پہلے پوچھا تھا:

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، شام کو دیدیں گے۔ یہ اگر اجازت دیں تو ہم شام کو فائل کروا دیں اور اس کی نقل رکھ لیں اپنے پاس؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

وہ جو آپ کے پاس میگزین ہے، اس کی کوئی کاپی ہے آپ کے پاس؟ تو یہ بھی چیئرمین صاحب ریکارڈ میں رکھنا چاہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے میگزین، اس وقت تو ہمارے بزرگ دوست یہاں بیٹھے ہیں، ان کے پاس ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ویسے بات کر رہا ہوں۔ یہ تو دے دیں ناں ہمیں واپس۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ دے رہے ہیں آپ کو واپس۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ سعودی عرب سے ہی ایک دوست نے مجھے بھجوائی تھی۔ صرف ایک کاپی ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن میں کوشش کر رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Becaue you have relied on it, so, if it is not on the record......

Mirza Nasir Ahmad: I rely on that most......

Mr. Yahya Bakhtiar: you relied on a document.

مرزا ناصر احمد: اور میری ایک اور درخواست ہے آپ سے کہ پاکستان کے جو ایمبیسڈر ہیں نائجریا میں، ان سے پوچھیں کہ وہ وہاں کے علماء سے دریافت کریں کہ یہاں لکھا کیا ہوا ہے۔ مسئلہ صاف ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی۔ میگزین کے بارے میں میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میگزین جو ہے وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں ریکارڈ پر ضرورت ہوگی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ رکھیں اپنے پاس تو بے شک آپ لے جایئے But you have relied آپ کہتے ہیں کہ یہاں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے مسجد پر کلمہ کے بارے میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ کوئی رسم الخط میں اور مراکو کے رسم الخط ہیں...... وہ آپ کے پاس نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں اپنا دیکھ رہا ہوں۔ اور ممبر بھی دیکھ لیں گے۔ I do not know what there impression is. But, to me, it seems 'Ahmad' and not 'Mohammad'. اور آپ نے کہا وہ ٹھیک ہے کہ 'میم' 'الف' معلوم دیتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ 'الف' کو 'ح' کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور دوسری 'میم' پر تشدید پڑی ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ impression میں نے کہا جی۔ impression یہ ہے۔ اور اسی وجہ سے میرے خیال میں یہ میگزین میں پبلش کیا ہے۔

There was no reason. They do not have the plea for itself.

مرزا ناصر احمد: اگر اس وجہ سے ہوتا تو اعتراض ہوتا اس پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی, it speaks for itself.

That is without comments?

Mirza Nasir Ahmad: To the world, as a whole, it speaks and tells a different story.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I say that it speaks for itself; therefore, it is without comments. So, that will be for the members to see. But.......

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہماری مساجد کی تصاویر ہیں دوسری، وہ
They speak for themselves.

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ:

’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔‘‘ اور پھر میں نے کہا تھا کہ دوسرا ابھی تو آپ نے یہ ریفرنس تو نہیں دیکھ لیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ ریفرنس لکھ لیے ہیں، یہ تیار کر کے لے آئیں گے ابھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور

’’میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے۔‘‘ تو اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھ لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے ابھی تک......

مرزا ناصر احمد: اس وقت نہیں دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت نہیں آپ نے دیکھا؟

Sardar Maula bakhsh Soomro: Point of information Sir.

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو پھر بڑا مشکل ہے ناں جی۔

You say that you.......

Sardar Maula Bakhsh Soomro: After a question has been put before them, they should deny or refuse; and the explanation can be given later on whether the fact is denied or accepted.

Mr. Chairman: That I have already remarked. (To Mr. Attorney-General) Yes, Continue.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I have said that the witness should see, you know, if it is there or not.

مرزا ناصر احمد: اب سن لیں اس کا جواب کیا ہے۔ نمبر (2) یہ کہ آپ یہ مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ میں اس کو explain کروں یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے تو یہ admit کیجئے کہ یہ ہے یا نہیں۔ You have a right to explain.

Mr. Chairman: Mr. Attorney-General, just a minute. The witness is aided by few members of the delegation. Their object is to assist the witness because it is a matter which needs quite at length certain discoveries or certain documents. That is why their are two aspects. When Attorney-General put the question, the witness has either to search it out and say 'yes' or 'No', or to give explanation. Where the question of some document is concerned, the books shall be handed over to members of the delegation. They can verify and, the can say, they can tell the witness that it exists or it does not exist.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I was saying, Sir. I told the witness that you first verify it whether this statement exists in the book or not and, after that, if he wants time to explain, by all means he......

Mr. Chairman: That is far the witness to reply there and then or, if he likes, he can give explanation afterwards. That is up to the witness.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I say.

مرزا ناصر احمد: کیا ہے؟

Mr. Chairman: If he likes, he can explain; if he does not like, he may not explain.

Mr. Yahya Bakhtiar: (To the witness) That is up to you. But, first, we will not proceed further if you say it does not exist-this statement.

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں سمجھ گیا۔ اور اس کے بعد مجھے اتنا وقت تو ملنا چاہئے، مناسب۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ سمجھتے ہیں اس کے جواب کے لیے آپ کو ٹائم کی ضرورت ہے تو۔

Naturally you can ask for time.

Mr. Chairman: I may also remind honourable members of the House that there are two types of references being asked. One, for one reference, there are available the reference books.....

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I said.

Mr. Chairman:······For the witnesses themselves.......

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, there are two ways of looking at it. There are questions that could be answered straightaway; there is no reason to ask for time.....

Mr. Chairman: No reason.

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... as I have said. But if a question requires an answer which requires some research and further work or further authority, then naturally some time would be given.

Mr. Chairman: The witness shall be given opportunity; and for those books and for those references for which books are not available or in the possession of the witness, then the witness can say, "I will check it up."

Mr. Yahya Bakhtiar: No, all these books or in the possession of the witness. They are presumed to be because these are the writings of......

Mr. Chairman: Yes.

Mirza Nasir Ahmad: In our possession buty not at this place.

Mr. Chairman: So, we will make a distinction of those books which are available in the house......

Mr. Yahya Bakhtiar: That has been given.

And now, Mirza Sahib, please......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو واپس لے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لے آیئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، لے آئیں۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین! جو جو بھی ریفرنس یہ مانگنا چاہیں، وہ ہم ایک ایک کر کے......

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں ناں جی! آپ میں سے ایک دو حضرات یہاں بیٹھیں۔ As soon as the Attorney-General refers to a reference, ...

(Interruptions)

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب میری بات سن لیں (مداخلت) نہیں میری بات سن لیں۔ بھٹی صاحب! میری بات سنیں آپ میں سے دو حضرات یہاں بیٹھیں۔

As soon as the Attorney General refers to a reference the book should be ready, it should be handed over to the witness........

جناب یحییٰ بختیار: ایک 'غلطی کا ازالہ' صفحہ 11 ......

Mr. Chairman: ......So that اسی وقت ہم یہ کر لیں

(Pause)

Mr. Chairman: So, we can proceed now.

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے حوالہ کشف میں حضرت فاطمہؑ کو دیکھنا، اس جگہ جہاں سے یہ لیا گیا ہے، یہ ریفرنس ہے اپنے کشف کی طرف جو دوسری کتاب میں چھپا ہے 'براہین احمدیہ' میں۔ 'براہین احمدیہ' کو سامنے رکھنے کے بعد پتہ لگے گا کہ کیا کہا۔ نمبر (ایک)......

جناب چیئرمین: وہ بھی دے دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: 'براہین احمدیہ' بھی دے دیجئے۔

پھر اس کے لیے جو جو ہمیں ریفرنسز چاہئیں وہ یہ ہیں کہ یہ کشف ہے اور ایک یہ کہ امت مسلمہ کا کشوف کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس قسم کے کشوف کیا اُمت محمدیہ ﷺ

کے سلف صالحین آج سے قبل دیکھتے رہے ہیں یا نہیں۔ یہ وہ دو چیزیں جب سامنے آئیں گی تو پھر مسئلہ سامنے......

Mr. Yahya Bakhtiar: You want more time?

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کل صبح دے دیجئے، یا آج شام کو، جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Chairman: But the writing is admitted?

Mr. Yahya Bakhtiar: The writing is admitted?

Mirza Nasir Ahmad: The writing is admitted that it is.

کہ یہ خلاصہ ہے اس بیان کا جو ایک دوسری کتاب میں کشف تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ یہ درست ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں ہم۔

Mr. Chairman: Next writing.

Sardar Maula Bukhsh Soomro: This is not admission or denial of the fact. Whether they should in to to accept.......

Mr. Chairman: No, Haji Sahib, it has been accepted. And the witness says that he will explain it.

Mr. Yahya Bakhtiar: He says that he will see the books which have been brought in the summary of that.......

Mr. Chairman: Next writing. Because, for the present, we will confine only to these four or fine references.

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح'' صفحہ 96۔

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح'' صفحہ 96 اور ''نزول مسیح'' صفحہ 81۔ دونوں۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' صفحہ 96 پر ہے کیا؟ یہاں مل نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدائی
بر......''

مرزا ناصر احمد: یہ ضمیمہ 'نزول مسیح' کا ہے۔

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! آپ نے یہ کتاب دی ہے؟ صفحہ 96 پر مل نہیں رہا۔ آپ
pin po کریں، اس صفحہ کو underline کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ صفحہ 96 پر نہیں مل رہا۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' والا۔ یہ کتاب بھی واپس لے آئیے، ہماری ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کے ازالے میں یہ روایت موجود ہے۔ مرزا غلام احمد
خود لکھا ہے کہ میں نے یہ ''براہین احمدیہ'' میں بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ان ہی کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جب آپ نے اپنا ریفرنس پوچھا
پ اس ریفرنس پر rely کریںگے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریفرنس ان ہی کی کتاب کا ہے۔ وہ کتاب موجود ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کتاب آپ ن دی ہے؟ وہاں ان کو ملا نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں نے دے دی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا دیکھیں۔ witness نے کہا he has to refer to one or
two other books also and then give explanation; and that has co
on record. I am going further now.

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کو مل گیا جی؟ ''نزول مسیح'' صفحہ 96؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ رہے ہیں جی۔ next پوچھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اعجاز احمدیہ'' صفحہ 80۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی:

جناب چیئرمین: Exactly۔ جو لفظ اٹارنی جنرل صاحب پڑھتے ہیں وہی اس کتاب میں آپ underline کر کے ان کے آگے رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: ''تمہارا حسین......'' اس کا حوالہ نہیں مل رہا۔ یہ تو آ گیا پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''صد حسین است در گریبانم'' والا حوالہ لے آئے ہیں۔ اور اس میں ''براہین احمدیہ'' چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی صفحہ 96۔

مرزا ناصر احمد: ''براہین احمدیہ'' کا حوالہ ہے نا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: (جناب عبدالعزیز بھٹی سے) مجھے دکھائیں پہلے آپ۔

جناب چیئرمین: چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو دے آئیں۔ اور ''براہین احمدیہ'' جو ہے ناں، وہ اس کا حوالہ ہے۔

The reference in the book should be exactly the same what is in the question.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میرے خیال میں misunderstanding تھوڑی سی ہے۔ آپ اس پر غور فرمائیں کہ انہوں نے جو یہاں کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ربوہ کی چھپی ہوئی ہیں اور اسی پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ جن حضرات نے سوالات کئے ہیں انہوں نے ان کتابوں میں دیکھ کر جو ان کی اپنی ذاتی ہیں، پرسنل ہیں، انہوں نے ان میں سے ریفرنسز دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ چیک کر سکتے ہیں۔

The books have been available for the last ten days.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن کتابیں موجود ہیں، حوالے سب پر لگے ہوئے ہیں، سب موجود ہیں۔ وہ......

Mr. Chairman: You could check it up from Chapters, Chapter-wise.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......صرف چھاپہ خانے کا فرق ہوتا ہے۔

Mr. Chairman: So, Mr. Attorney-General,......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......یہ کہ یہ ہے ناں وہ کتاب......

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہے تو۔ وہ میں نے دیکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہے، یہ ہے، یہ ہے کہ...... یہ

عربی کا جو شعر ہے، یہ موجود ہے:

"واما حسین فاذکرو دشت کربلا
وشتنا مابنی وبین حسینکم
فانی اواید کلا آن واُنصرو"

تو اس کا وہ ریفرنس ہے، دوسری کتابوں کے حواس کو explain کریں گے۔ وہ آپ کو بتا دیں گے۔ یہ آپ سنبھال لیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ جو ہے ناں یہ writing......

مرزا ناصر احمد: اس کا جو پہلا ہے writing......

جناب یحییٰ بختیار: ......Writing admitted ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، Writing admitted ہے۔ اور Explanation بعد میں دیا جائے گا۔

Mr. Chairman: So, for the time being, I think.......

Mr. Yahya Bakhtiar: That is........(To Mr. Chairman) Let me ask about the next sentences.

Mr. Chairman: For the time being, no. The delegation is permitted to leave and to report at 6.00.

Mr. Yahya Bakhtiar: The edition Mirza Sahib has here......

مرزا ناصر احمد: ہمیں تو اجازت مل گئی ہے۔

Mr. Chairman: To report at 6.00 p.m. The honourable members will keep sitting.

(The delegation left the chamber)

Mr. Chairman: Chaudhry Sahib, I am going to suggest.....

(Interruption)

Just a minute; have patience for one minute.

آپ تشریف رکھیں۔ آپ سب بیٹھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ آپ سب، ذرا آرام سے۔ ہاں، یہ لے جائیں۔

I would request those honourable members......

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔

PRODUCTION OF REFERENCES/QUOTATIONS BEFORE THE DELEGATION

Mr. Chairman: I would not take more than two minutes every thing would be clear.

I would request at least those honourable members, those who associated themselves with the Questions committee, or members of the Steering Committee.

اگر ان کے حوالہ جات جو ممبر صاحبان ن دیئے ہیں وہ اور ہیں، اور ان کی کتابیں جو ربوہ کی چھپی ہیں اور ہیں، تو کم سے کم chapter-wise تو وہی ہونگی تو اس میں اگر وہ جیسے جیسے...... Questions Committees کے پاس questions گئے ہیں، سٹیرنگ کمیٹی کے ممبرز بھی questions مانگ سکتے ہیں۔ اور اٹارنی جنرل صاحب کا آپ questions یا حوالہ جات جو آپ پوچھ رہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایڈیشن وہاں جو بڑا ہے اس میں اور ہے، یہاں page اور ہے......

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب جو ریفرنس میں نے دیا ہے اس میں ہے، اس میں نہیں ہے۔

Mr. Chairman: It will take about 10-15 minutes to search it out. But it can be search it out. But it can be searched out.

Mr. Yahya Bakhtiar: But these Questions Committee members have them.

Mr. Chairman: So, I will......

(Interruption)

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب! ایک سیکنڈ۔

اس میں میری عرض یہ ہے کہ...... now, after adjournment these

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی، ڈھانڈلہ صاحب!

I will request those members.

اگر حوالہ جات کا آپ نے پوچھنا ہے تو

we should not cut a sorry figure before the members of the delegation. And these members should be here up to 6.00.

اگر آپ نے اپنا work دکھانا ہے تو یہ نہیں ہے کہ ایک حوالہ تلاش کرتے ہی آدھا گھنٹہ لگ جائے۔

The change of edition, or print at Rabwah or Qadian is no excuse; or you say

کہ یہ ریفرنس نہیں ہے، غلط دیا، یا کتاب ہی نہیں، exist نہیں کرتی۔

Mr. Mohammad Haneef Khan: One point. Not all the members of the Steering Committee but only honourable members......

Mr. Chairman: Those who are conversant; they may not be members of Steering Committee, because this is the responsibility of everybody, especially.

جنہوں نے نوٹس دیا ہے۔

(Interruption)

جناب چیئرمین: مولانا! ایک سیکنڈ سن لیں۔

جنہوں نے اپنے سوالات کا نوٹس دیا ہے or those who are conversant with
this, اور اس کے بعد جب اٹارنی جنرل صاحب question put کریں۔ اب questions
ان کے پاس ہیں اور questions جو ہیں آپ کو پتہ ہے۔ جو بھی اس حوالہ جات، جنہوں نے
دیئے ہیں۔ وہ اپنے یہاں حوالہ جات تیار رکھیں۔
Mr. Attorney-General, the first question would be: "whether
Explanation will follow. Upto-date," you admit or do not admit
جیسے کیس lawyer کا کیس تیار کیا جاتا ہے تاکہ facts اور ڈاکومنٹس تیار ہوں۔

With there remarks……

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کی وہی ہوگی کہ جج ہم نہیں ہیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب ایک عرض یہ ہے……

جناب چیئرمین: چھٹی؟

جناب عبدالحمید جتوئی: نہیں، نہیں، چھٹی کی بات میں نہیں کرتا۔

عرض یہ ہے کہ جب اٹارنی جنرل اس سے سوال پوچھتے ہیں اور اس میں حوالہ جات ہیں کتاب کے، تو مناسب یہی ہے کہ وہ کتاب سوال کے ساتھ ان کو hand over کی جائے

جناب چیئرمین: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، یہی تو میں نے کہا ہے۔

LEAKAGE OF QUESTIONS TO BE PUT TO THE DELEGATION

جناب عبدالحمید جتوئی: دوسری عرض سنیں۔

سر! دوسری عرض یہ ہے کہ آج ہمیں دیکھ کے ایک چیز کا تعجب ہوا۔ وہ یہ ہے کہ جو سوال اٹارنی جنرل پوچھتے ہیں ان سے، وہ پہلے ہی لکھا ہوا ان کے پاس موجود ہے۔ تو میرا اندازہ ہے کہ سوالات leak out ہوئے ہیں۔ کہاں سے ہوئے ہیں؟ وہ آپ لوگ اندازہ لگا لیں۔ لیکن یہ fair نہیں۔ اگر وہ leak ہوتے ہیں اور ان کو پہلے سے اطلاع ہے جس کے لیے وہ لکھ کے جواب لے آئیں تو میں سمجھتا ہوں، مجھے تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کے ممبران میں سے یا کہیں سے ایسا ہوتا ہے کون کرتا ہے؟ وہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

ایک رکن: ضرور ہوتا ہے۔

ایک اور رکن: بالکل صحیح ہے۔

Mr. Chairman: The rest should not be reported. The Reporters would leave the Hall, آپ بھی چلے جائیں۔ آپ بھی بند کر دیں۔

The special Committee adjourned for lunch break to re-assembled

---

The special Committee re-assembled after the lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair

---

Mr. Chairman: Still the quorum is not complete. ان کے آٹھ ہیں ان کو میں نے گن لیا ہے۔ آپ کے بھی تیس پورے نہیں ہیں ناں آ جائیں۔ ریکارڈ میں تو پورا ہونا چاہیے ناں۔ نو۔ نو۔

مولانا ظفر احمد: مولانا مفتی محمود صاحب۔ دو ٹھیک ہے دس ہو گئے۔ آپ جلدی آئیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنے تیس پورے کیجئے۔ اپنے تیس پورے کیجئے۔ ہاں بلا لیں۔ ہاں۔ آپ نے کیا کہنا ہے۔ میں نے کہا شاید کوئی تقریر کرنی ہے۔ تقریر کا موقع سیشن کے بعد ہوتا ہے۔

After every sitting......

مولانا عطاء اللہ صاحب کو کتب خانہ کا انچارج نہ بنا دیں۔

It will save lot of trouble.

آپ کتب خانے کے انچارج ہو جائیں۔

(وقفہ)

(The Delegation entered the chamber)

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, are you ready with some of the replies?

مرزا ناصر احمد: ''یہ تذکرۃ الاولیاء'' یہاں ہے موجود؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تذکرۃ الاولیاء''

مرزا ناصر احمد: ''اور ارشاد رحمانی''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ارشاد رحمانی''؟

مرزا ناصر احمد: ''تذکرۃ الاولیاء'' اور ''ارشاد رحمانی''؟

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ لائبریری سے لے آئیں۔ باقی جو ریفرنسز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک یہ سوال تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فرمایا ہے:

ھوشتنا مابینی وبین حسینکم
فانی اوایدّ کلا آن واُلفرد

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے''۔ یہاں حسینکم میں کم کی جو ضمیر ہے وہ اس کے مطلب کو ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ جو نظم ہے اسی کے اندر ان لوگوں کا ذکر ہے، بڑی وضاحت کے ساتھ، کہ جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شرک کرتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اور ان کی قبر پر سجدہ کرتے تھے۔ تو حضرت حسینؓ کے متعلق یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جو تصور تم حضرت حسینؓ کا پیش کرتے ہو وہ درست نہیں ہے حضرت حسینؓ کے متعلق میں نے بانی سلسلہ کا ایک اقتباس پڑھا تھا۔ بڑا زبردست ہے، بتاتا ہے کتنا پیار، کتنی محبت......

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ نے...... یہ جو ریفرنسز تھا کہ:

''مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بڑا فرق ہے''۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ''تمہارے حسین''......

مرزا ناصر احمد: ''تمہارے کی ضمیر بتائے گی ناں کہ اس کا کیا مطلب ہے: ''تمہارے'' سے کن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے؟ وہ اسی نظم میں مختلف شعروں میں کرتا ہے۔ اور میں بتلاتا ہوں، اسی نظم میں ہے۔ یعنی 'کم' کی ضمیر کا ہمیں دیکھنا ہے کہ مرجع کیا ہے ضمیر کا:

(عربی اشعار)

(تم یہ گمان کرتے ہو کہ حسینؓ تمام مخلوق کا سردار ہے اور ہر ایک نبی اسی کی شفاعت سے نجات پائے گا اور بخشا جائے گا)۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جو اس نظم میں مخاطب ہیں۔ اس نظم میں وہ لوگ مخاطب نہیں جو حضرت حسینؓ سے محبت اور پیار کرنے والے اور آپ کی زندگی کو اسوہ سمجھنے والے ہیں، اور آپ کی اقتداء کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا یہ ان کا مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آگے کہتے ہیں جی۔ کیوں کہ میں یہ clarification چاہتا ہوں۔ کہ:

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی......''

مرزا ناصر احمد: ''کیوں کہ مجھے......''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''......مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔ ''کیونکہ مجھے'' میں اس کا تشریح کر دیتا ہوں، ساری نظم کو سامنے رکھ کر۔ کیونکہ مجھے امام حسینؓ کی طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ہر وقت حاصل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کی طرح؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اصل حسین کی طرح۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ جو حسینؓ......

مرزا ناصر احمد: وہ جس حسینؓ کا شرک کیا ہے۔

Mr. Attorney-General: We are Lawyers; we interpret words in their literal, plain, simple meaning, and......

Mirza Nasir Ahmad: Then please read out the whole, all these verses.

Mr. Yahya Bakhtiar: ……if those meanings are not clear, then, if some thing the author himself or the law itself says——Now here it is so clearly written:

’’مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بڑا فرق ہے کیوں کہ مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ ‘‘

اس کا مطلب ہے کہ حسینؓ کو خدائی تائید اور امداد نہیں مل رہی، اس لیے مجھ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کیا قانون جو ہے، وہ قانون دان کا دماغ اس طرف نہیں پھیرے گا کہ حسینکم میں ’کم‘ کی ضمیر کس طرف جا رہی ہے؟

جناب یحیٰی بختیار: یہ آپ definition کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ’حسینکم‘۔ وہی مخاطب ہے ناں۔ تو ہم نے دیکھنا ہے کہ کن کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ ’تمہارے حسین‘۔ اور وہ اسی نظم میں ہے کہ وہ لوگ جو حسین کا شرک کرتے ہیں اور انہیں تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں اور ساری مخلوق کا سردار سمجھتے ہیں، صرف وہ لوگ مخاطب ہیں، باقی نہیں۔ اور ان کے تصور کے اوپر اصلاحی ایک تنقید ہے۔ آخر ’کم‘ کا مرجع تو معلوم ہونا چاہیے ناں۔

جناب یحیٰی بختیار: بار بار جہاں بھی آیا ہے میں نے دیکھا ہے تین ریفرنسز آپ کو دیے ہیں۔ تینوں میں ’’تمہارا حسین‘‘۔

مرزا ناصر احمد: ’’جعلتم حسیناً افضل الرسل کلھم‘‘

’کم‘ سے مراد —— وہ لوگ ہو تم جو حضرت حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہو۔ جعلتم ’کم‘ یہ جو ضمیریں ہیں، یہ بتا رہی ہیں کہ مخاطب کون ہیں۔

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ترجمہ ہوا ہے اس کا —— میں نے سنایا ہے —— یہ بھی آپ کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھا ہے جو میں نے پڑھا ہے اس کا ترجمہ بھی ہماری اسی کتاب سے ہے:

''تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا۔ اور سچائی کی حدوں سے آگے گزر گئے'' یہ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں۔ اب میں ترجمہ کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے ذہن میں حاضر ہو جائیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف اتنا مرزا صاحب! پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے، انہوں نے حسینؓ کے بارے یہ کہا ان لوگوں کو۔ اپنا جو بیچ میں ذکر لے آتے ہیں، وہ اپنا جو مقابلہ کرتے ہیں، وہ آپ کیسے explain کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مقابلہ حضرت حسینؓ سے نہیں کر رہے، مقابلہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس تصور سے کر رہے ہیں جو بعض لوگوں کے ذہن میں غلط طور پر پایا جاتا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Even then low is it relevant?

مرزا ناصر احمد: جب ایک مصلح اپنی قوم سے خطاب کرتا ہے جن کے عقائد میں اسے غلطی نظر آتی ہے اور وہ ان کو کہتا ہے کہ تم لوگوں کا یہ عقیدہ —— جو تمام کا نہیں —— شیعہ حضرات کا یا اور لوگوں کا یہ عقیدہ جو ہے کہ حسینؓ تمام مخلوق کے سردار ہیں، تمام انبیاء سے افضل ہیں، آپ کی قبر پر سجدہ کر کے انسان اپنی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے، یہ تصور جو ہے تمہارا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، درست آپ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔

......یہ تصور جو ہے تمہارا یہ غلط ہے کیونکہ دیکھو! وہ حسین جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانی دی، آج تک، اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد حاصل ہے، اور مجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد، مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مل رہی ہے۔ اس صحیح تصور سے ہٹ کر یہ بنا دیا کہ وہ گویا خدائی کی طاقتیں رکھتا ہے۔ اور تمام مخلوقات کا سردار، سرور دو عالم جو ہے وہ تو خاتم الانبیاء ہے۔ تو جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں ان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تمہارا تصور حسین کا جو ہے اس کے مقابلے میں میں اپنا تصور، جواب میری حقیقت ہے، وہ رکھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنی personal observation کر رہا ہے؟

Mirza Nasir Ahmad: personal, personal.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اپنا comparison کر رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......اپنی کر رہے ہیں، بالواسطہ، حضرت حسینؓ......جیسا کہ دوسری جگہ آیا ہے ایک لکھنے والا ساری لکھے گا کہ وہ خدا کا پیارا، تقویٰ کا، متقیوں کا سردار، ان کے اعمال ہمارے لیے اسوۂ حسنہ۔ یہ تو نہیں کہ ہر چیز چھوڑ کے اور ایک لفظ کو تھوڑا سا لے کے اس کے اوپر یہ کر دیا جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد......نہیں جی، میں یہ صرف اس لیے آپ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آگے انہوں نے کہا، آگے کہتے ہیں:

"اور میں خدا کا کشتہ ہوں تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ بس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔" comparison again کہ مجھے دیکھو، انہیں دیکھو And the impression given is.........

مرزا ناصر احمد: یہ آپ ذرا پھر پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے''۔

یہ میں نے صحیح بتایا بھی تھا آپ کو۔ ('نزول مسیح' page 81)

مرزا ناصر احمد: وہ جو مشرک یعنی مشرکین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کا شرک کرتے اور آپ کو خدائی طاقتیں دے رہے تھے اور سرورِ مخلوقات اور تمام انبیاء سے افضل قرار دے رہے تھے، اسی تصور کے لیے یہ کہا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر compare اپنے آپ سے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اپنے آپ سے کیا ہے، یہ درست ہے۔ لیکن حضرت حسین سے موازنہ نہیں کیا بلکہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلط تصور سے اپنا موازنہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں آپ سے اسی قسم کی، جو آپ کہہ رہے ہیں، ایک اور جگہ وہ کہہ رہے ہیں کہ:

> ''اے شیعہ قوم! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا صاحب) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ اسی میں ہے؟ یہ اسی نظم میں ہے یا کہیں اور کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہی ''تمہارا حسین'' ''حسین تمہارا......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ جہاں تک ''تمہارا حسین'' کا تعلق ہے، اس نظم کے اندر وہ بالکل واضح ہے۔ یہاں اگر کوئی عربی دان ہو، وہ ابھی ساری نظم پڑھ لے تو پھر معاملہ صاف ہو جائے گا۔

اور باقی رہا یہ مقام، آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ظلِ کامل ہوں، کوئی اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ تو جو ظلِ کامل ہے نبی اکرم ﷺ کا، وہ بہرحال امت میں سب سے افضل ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ یعنی نبی ﷺ کا خود کیوں نہیں کہتے، ان کا ڈائریکٹ ذکر کیوں نہیں کرتے؟ ظل کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟ میں سمجھا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ یہ کہہ دیں کہ نبی آپ کے سامنے موجود ہے، ان کی مثل آپ کے سامنے ہے، وہ افضل ہے سب سے، ان کی ہدایت یہ ہے، ان کا سبق یہ ہے، ان میں اور حسینؓ میں فرق یہ ہے، تو پھر سمجھ سکتے ہیں مسلمان کہ وہ ایسا تو نہیں کہ آپ مقابلہ کریں مجھ سے اور ان سے......

مرزا ناصر احمد: مسلمان مخاطب ہی نہیں اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......جو مسلمانوں کا طبقہ ہے، جن سے آپ......

مرزا ناصر احمد: ......صرف وہ چھوٹا سا گروہ جو یہ عقائد رکھتا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی گروہ ہو، جسے بھی آپ کہیں۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت یہ نظم لکھی گئی ایسا گروہ موجود تھا دنیا میں جو شرک کر رہا تھا اور جو ان کو تمام مخلوقات کا سردار قرار دے رہا تھا، ان کو مخاطب کر کے کہا۔ اور جن کے وہ عقائد نہیں وہ ان سے مخاطب ہی نہیں ہیں۔ اور یہاں جو تصور آپ کا ہے اپنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق، وہ میں نے پہلے ایک واقعہ سنایا تھا، ایک اور سنا دیتا ہوں کہ:

> ''ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے مبارکہ بیگم سلمہا اور مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''

ایک رکن: یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ 'تاریخ احمدیت' جلد سوم، صفحہ 581۔

اور چونکہ یہ سوال دہرایا گیا ہے اس لیے وہ حوالہ بھی دہرانا مجھے پڑتا ہے، ورنہ معاملہ صاف نہیں ہوگا۔ یہ ہے، یہ ہے آپکا عقیدہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے متعلق کہ:

> ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلا شبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے اقتدار کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے، جیسا کہ ایک صاف آئینے ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر؟ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا

کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کسی پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے‘‘۔

(’تبلیغ رسالت‘ جلد دہم، صفحہ 103)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: تو ایک شخص کی تحریریں اس کی مختلف کتب میں پائی جاتی ہیں۔ جب تک ان سب کو سامنے نہ رکھا جائے کوئی ایک حصہ لے کے اس کے معنی کا پتہ نہیں لگ سکتا میرے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تعریف بہت ہی زیادہ کرنے کے بعد کیا مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ:

’’میں ان سب سے افضل ہوں‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ تعریف تو کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہ کہتے ہیں کہ:

’’میں ان سے افضل ہوں‘‘۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہتے ہیں کہ:

’’میں نبی اکرم ﷺ کا ظل کامل ہوں‘‘۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Is it a fact or not that he says that "I am superior to Imam Hussain", inspite of all praises that he showered on him?

مرزا ناصر احمد: کہاں کہتے ہیں superior ؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ابھی کہا ہے:

’’میں چونکہ ظل ہوں، میں سب نبیوں سے بہتر ہوں‘‘۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آپ نے میری طرف بات نہیں منسوب کی، بانی سلسلہ کی طرف بات منسوب کی ہے۔ اس کا میں نے پوچھا ہے کہ کہاں کہا آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ یہ نہیں کہتے: ’’میں ان سے superior ہوں‘‘ ان کی تعریف کرنے کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: ان کی تعریف کرنے کے بعد، یہ بتانے کے بعد کہ آپ بھی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں، آپ یہ فرماتے ہیں:

> ’’میں وہ مہدی ہوں جس کی بشارت نبی اکرم ﷺ نے دی تھی اور جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے سلام کرنا، جس کے متعلق کہا تھا، اس کی اطاعت کرنا اور جس کے متعلق کہا تھا اس کے ذریعے سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: درست ہے،......

مرزا ناصر احمد: ’’......اور جس کو نبی کا نام دیا تھا آپؐ نے‘‘۔

وہ ’’صحیح مسلم‘‘ کے اندر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مطلب یہی ہوا ناں کہ جی superior ہے ان سے؟

مرزا ناصر احمد: ......اور شیعہ کتب میں ــــــ یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ــــــ شیعہ کتب میں اس مہدی کا، جس مقام کا دعویٰ بانیٔ سلسلہ کر رہے ہیں...... یہ علیٰحدہ بات ہے کہ آپ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، مرزا صاحب! بہت تفصیل میں جاتے تو بہت زیادہ سوال ہیں۔ میں تو ایک simple answer پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں شیعہ حضرات کا حوالہ دیتا ہوں، جو وہ سمجھتے ہیں وہی، آپ نے مہدی اپنے آپ کو جب کہا تو وہی سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مہدی مرزا صاحب کو نہیں سمجھتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں، مرزا صاحب، خواہ مہدی ہونے کی وجہ سے، مسیح موعود ہونے کی وجہ سے بہر حال کسی وجہ سے یہاں اپنے آپ کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے superior سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں اور ابھی حوالہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ حضرات شیعہ صاحبان مہدی علیہ السلام کو ان سے افضل سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھتے ہوں جی، میں یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد......

مرزا ناصر احمد: اگر یہ میں اپنی دلیل اگر دیدوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ پہلے یہ admit کریں کہ ''ہاں، یہ پوزیشن ہے''۔ اور پھر ''اس کی وجہ یہ ہے''۔ کہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: میں یہ پڑھنے کے بعد بتاتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے: (عربی عبارت)

(امام مہدی کہیں گے کہ اے لوگوں کے گروہ جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھے، وہ مجھے دیکھ لے، کہ میں ابراہیم اور اسماعیل ہوں۔ اور جو شخص موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو موسیٰ اور یوشع میں ہوں۔ اور جو چاہے کہ عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے، میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ اور جو چاہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین صلوٰۃ

اللہ علیہ کو دیکھے تو سنو وہ محمد ﷺ اور امیر المومنین میں ہوں) تو یہ ’’بہار الانوار‘‘ جو شیعہ حضرات کی کتاب ہے، ان کے نزدیک امام مہدی کا یہ مقام ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اس مقام کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوا ناں جی، جیسے آپ نے ابھی کہا، کہ مرزا غلام احمد صاحب، ظل کامل حضرت محمد ﷺ کے ہیں اور اس لیے وہ سب انبیاء سے، مرزا غلام احمد سب انبیاء سے اور سب اولیاء سے، حضرت امام حسین سے، سب سے افضل ہیں۔ یہ آپ کا دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ دعویٰ ہے؟ میرا یہ دعویٰ تو نہیں، میرا یہ عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی علیہ السلام ـــــ جس کی بشارت دی گئی تھی ـــــ مہدی ہونے کا بانی سلسلہ نے دعویٰ کیا۔ اور یہ مہدی تمام ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے مہدی کے مقام کو امت محمدیہ میں پہچانا امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے قریب تر، آپ کے پاؤں ک نیچے بیٹھنے والا شخص ہے اور اس لیے تمام سے افضل ہے۔ یہ درست ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب افضل ہیں، وجہ مسیح موعود کی ہو......

مرزا ناصر احمد: آپ نتیجہ پکڑتے ہیں اور وجوہات سے انکار کر دیتے ہیں یا غمازی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ دعویٰ ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ وہ سب انبیاء سے اور اولیاء سے ان سے بہتر ہیں، افضل ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب انبیاء نہیں۔ ہمارا......ہم تو...... یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاءؐ کے طفیل، آپ کا احقر الغلمان بننے کے نتیجے میں، آپ کے پاؤں میں آپ نے جگہ پائی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، میں......ہاں، آپ نے فرمایا کہ وہ آنحضرت کے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود تمام انبیاء پر افضلیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے مکمل ظل ہیں۔ مرزا

صاحب کی موجودگی میں ـــــــ ایک شاعر ہیں آپ کے اکمل صاحب...... انہوں نے ایک نظم پڑھی، اگر یہ درست ہے:

''محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھتے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں۔''

مرزا ناصر احمد: اس کی تو تردید شائع ہو چکی ہے۔ اور کہا گیا کہ اگر اس کا کوئی انہوں نے یہ مطلب لیا تو وہ کفر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کی موجودگی میں کہا گیا اور انہوں ''جزاک اللہ'' کہہ کر قبول کیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں لکھا ہے موجودگی میں پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس جو ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کے پاس تو سوال ہے ناں۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار ''اکمل، غلام احمد کو دیکھے......''

مرزا ناصر احمد: 1929ء میں ...... 1929ء کا یہ واقعہ ہے اور 1908ء میں ......

(مداخلت) ہیں؟ اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی، 1906ء کا یہ اخبار 'البدر'......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، 1934ء میں اس کے متعلق تردید بڑی واضح تحریر میں بھی آ گئی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: 25 اکتوبر 1906ء کا 'البدر' کا حوالہ ہے۔ اس میں کہا ہے کہ:

”مرزا صاحب نے قصیدہ سن کر مندرجہ ذیل اشعار کو اپنی شان میں بہت پسند کیا اور اس پر جزاک اللہ کہہ کر قبول کیا“۔

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی اخبار 'البدر' قادیان، 25 اکتوبر 1906ء۔

مرزا ناصر احمد: بہرحال اس کی تردید آ گئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، میں نے اس کا پوچھنا تھا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: تردید اس کی یہ ہے:

”اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ درجے میں بڑے ہیں تو یقیناً کفر ہے۔ لیکن اگر مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ مطابق قرآن کریم کے ہے۔ مگر ایسے لفظ پھر بھی ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں“۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تردید جو ہے یہ مرزا صاحب کی تو نہیں ہو سکتی، یہ تو مرزا بشیر الدین محمود کی ہو گی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کہ آپ کی موجودگی میں یہ پڑھا گیا ہے، اس کا تو یہاں وہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو deny کیا گیا کہ ان کی موجودگی میں، ن ہیں پڑھا گیا؟ یا انہوں نے اس کو approve نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو بڑا سخت نوٹ اس کے اوپر ہے۔ اور انہوں نے آپ بھی...... کسی نے مجھے بتایا تھا کہ...... بہرحال وہ تو کوئی ہمارے لیے اتھارٹی نہیں ہے...... قاضی اکمل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں قاضی اکمل کو اتھارٹی نہیں سمجھتا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر وہ مرزا صاحب کی موجودگی میں یہ نظم سناتے ہیں اور وہ پسند کر کے، قصیدے کو "جزاک اللہ" کہتے ہیں تو اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط بات ہے اور ایسی ہے ہی نہیں۔ بغیر 'البدر' دیکھے کے میں کہتا ہوں کہ غلط ہے۔ یہ ہے ہی نہیں ـــــ ساری ہماری کتابیں، ساری ہماری تربیت، سارے ہمارے اعمال اور ساری ہماری جدوجہد جو ہے، اس کا انکار کر رہی ہے اور تردید کر رہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے...... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بارے میں ایک اور قول ہے مرزا صاحب کا۔ پھر وہ ایک اور حوالہ ہے ان کا جی 'اعجاز احمد یہ' صفحہ 82 پر......

مرزا ناصر احمد: صفحہ 82؟

جناب یحییٰ بختیار:

"تم نے خدا کے جلال اور محمد ﷺ کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے ساتھ گوہ کا ڈھیر ہے"۔

مرزا ناصر احمد: شرک۔ یہ شرک کے متعلق ہے ناں۔ شرک جو ہے اس کی مثال دی ہے، کستوری اور اس کا مقابلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کستوری اپنے آپ سے مطلب......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، توحید باری تعالیٰ...... یہاں توحید باری تعالیٰ اور شرک، اس کی مثال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ جو مسلمان اتمام حجت کے بعد غلام احمد صاحب پر بیعت نہیں لاتا یا ان کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ان کے دعوے کو نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے ایک limited sense میں۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کیا تھا کہ کوئی شخص جو کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان لایا، اس کو ہم کلّی sense جو ہے بڑی، اس معنیٰ میں کافر نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: limited sense میں آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: جس طرح سے حدیث میں آیا کہ جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا، جو ظالم کے ساتھ چند قدم چلا، وہ کافر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیٹیگریز پہ مجھے کچھ confusion ہے کہ ایک شخص کو جو نبی کو نہیں مانتا، اللہ کے بھیجے ہوئے کسی نبی کو نہیں مانتا...... جیسا کہ میں نے آپ سے اس دن پوچھا___ کہ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا، حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا___ جن کا قرآن شریف میں ذکر آیا ہے کہ نبی ہیں___ ان کو بھی آپ مسلمان پھر بھی سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خاتم الانبیاء کے ان حکموں کو بطور بغاوت کے نہیں مانتا، ان کو نہیں میں مسلمان سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل ہی کافر ہو جائے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کافر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہیں کہ بغیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر اتمام حجت نہیں ہوئی، نا سمجھ ہے، مثلاً ہمارے عوام ہیں جن کو پتہ ہی نہیں قرآن کریم کا، ناظرہ بھی نہیں آتا، اگر کسی کے ذہن میں ایسا خیال آئے تو وہ تو اس کو کافر نہیں بنا دیتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو شخص مرزا غلام احمد کو اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا، وہ بھی اس کیٹیگری میں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اس کیٹیگری میں ہوگا، اس وجہ سے کہ ''اتمامِ حجت'' کا جو لفظ ہے، context میں اس کے یہ معنیٰ ہوں گے کہ خدا اور محمد ﷺ کا حکم ہے مہدی کو ماننا، اور یہ وہی مہدی ہے جو مدعی ہے، اور اس کے باوجود میں نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایسے آپ نے کیسے conclude کیا کہ ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ convince ہو گیا؟ ہو گیا؟ آپ ابھی کہتے ہیں جی کہ ''اس وقت شام ہے'' اور آپ وجوہات اس کی دیتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں دو کیٹیگریز کی بات کر رہا ہوں۔ اگر تو وہ اتمامِ حجت کے بعد نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر after explanation وہ نہیں مانتا تو پھر؟

مرزا ناصر احمد: 'اتمامِ حجت' کا مطلب ہی یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی میں کہہ رہا تھا کہ اس کو یہ یقین آ جائے یا وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: تو پھر تو وہ آنسلعم کا کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں clarification کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ ''میں غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہوں، مجھے یقین ہو گیا ہے''۔ اور پھر اس کے بعد کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''آپ نے explain مجھے کیا مگر میرا دل نہیں مانتا......''

مرزا ناصر احمد: ''میرا دل نہیں مانتا''؟

جناب یحییٰ بختیار: میں convinced نہیں ہوں''۔ تو پھر وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر واقعی میں اتمام حجت نہیں تو پھر وہ اس کیٹیگری میں......

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت تو ہو گیا، جہاں تک کہ آپ کے explain کرنے کا تعلق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتمام حجت صرف میری دلیل نہیں کرتی، بلکہ میری دلیل کو اسکا قبول کر لینا یہ اتمام حجت کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ڈکشنری کا مطلب تو نہیں۔

مرزا ناصر احمد: واستیقنت انفسھم

قرآن کریم کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کہ سارے دلائل complete کرنے کے بعد......

مرزا ناصر احمد: وجاھدو بھا واستیقنت انفسھم

(وہ انکار کرتے ہیں اور ان کے دل یقین سے پر ہیں) قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ اتمام حجت نہیں ہوتا؟ میں اس واسطے clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک یہی اتمام حجت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار ڈکشنری کا مطلب تمام arguments، تمام reasoning کو explain کرنے کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص نہیں مانتا، convince نہیں ہوتا......

مرزا ناصر احمد: اگر وہ ''واستیقنت انفسھم'' والا معاملہ نہیں تو شبہ کا اس کو دیا جائے گا، فائدہ پہنچے گا، اور اس کے اوپر وہ حکم نہیں لگے گا جنرل۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا ابو جہل پر اتمام حجت ہو گیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: میں تو اس وقت نہیں تھا، بتا نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا غلام احمد زندہ تھے تو اس وقت آپ پیدا نہیں ہوئے تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ لیکن میں خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے بڑی دیانتداری سے آپ کے دعاوی کا خود مطالعہ کیا اور جو کچھ میں نے سمجھا اور پایا اس کے نتیجہ پر میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، آپ کی نیت کا سوال نہیں ہے اور نہ اس پر میں شک کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جو آپ کا سوال ہے وہ میری نیت کا ہے۔ آپ ابو جہل کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ آپ اوروں کی نیت پر شک کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں میں نہیں......دیکھیں، سوال آپ نے کیا ابو جہل کا......

جناب یحییٰ بختیار: سوال میں آ جاتا ہے۔ آپ Sincerely believe کرتے ہیں، میں اس کو doubt نہیں کرتا۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ میں مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا اس لیے میں اتمام حجت کے باوجود......مطلب یہ ہے کہ میں......

مرزا ناصر احمد: میں نے کب کہا یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرے سے مطلب......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے یہ کہا ہی نہیں۔ آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ ابھی جو میں نے کہا اس سے الٹ بات کی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ____ انسان کا تو کام ہی نہیں دل کو دیکھنا ____ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک ایسا شخص ہے جس کو یقین ہو گیا ہے کہ مدعی سچا ہے اور پھر وہ نہیں مانتا تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مسلمان نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت......

مرزا ناصر احمد: لیکن......ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ میری بات تو ختم ہونے دیں۔ ......لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہے جو سب سننے کے بعد کہتا ہے ''مجھے سمجھ نہیں آئی'' تو اس کو شبہ کا ملے گا فائدہ اور اس کو ہم کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے مرزا غلام احمد صاحب کی arguments سمجھ میں آگئیں what does he mean ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو فلاسفر بھی سمجھ لیتا ہے۔ ہم مذہبی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بھی مذہبی بات کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ''خاتم الانبیاء کا کیا مطلب ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے اور اس کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں''۔

This is the first step. Secondly, he comes to the conclusion. “I am that Nabi” and gives reasons for that.........

مرزا ناصر احمد: میں جو آپ کا فقرہ ہے ناں، اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ آپ میرے اور ہمارے جذبات کا خیال نہیں رکھ رہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am sorry, I do not want to hurt your feelings.

مگر میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ وہ پہلے یہ کہتے ہیں کہ ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے، نبی آ سکتے ہیں''۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ ''وہ نبی میں ہوں'' اگر ایک شخص یہ کہہ دے آپ سے......

مرزا ناصر احمد: یہ جی، دراصل عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اس طرح نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے اپنا مقام مہدی اور مسیح کا بیان کیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے آنے والے مسیح کو ''صحیح مسلم'' میں

دفعہ نبی کہہ کر پکارا۔ دوسری جگہ بھی مہدی اور مسیح ہونے کی وجہ سے آپ نے کہا کہ۔ مجھے اللہ لیٰ کی طرف سے اس کے مطابق جو محمد ﷺ نے فرمایا تھا، نبی کہا گیا ہے، اس لیے میں نبی ں، امتی نبی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے سوال کا جواب clear نہیں ہوا۔ مرزا صاحب میں نے یہ کہا ب شخص جو کہ مرزا صاحب کا پیغام سنا اس نے، لیکن convince نہیں ہوا، اس کو آپ کس ٹیگری میں رکھتے ہیں؟ کہ یہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: کس sense میں؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ ایک نبی کو نہیں مانتا۔ مگر وہ محمد ﷺ کا امتی ہے اور کہتا ہے کہ میرا پورا ایمان ہے۔ اس کو آپ کہتے ہیں کہ یہ امت اسلامیہ سے باہر نہیں، یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کافر ہے، ایک limited sense میں دائرہ اسلام سے ____ جو کل آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ آج میں نے اس کو کر دیا، جس میں میں نے حدیثوں کے حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: جنہوں نے کبھی مرزا غلام احمد کا نام ہی نہیں سنا اور نہیں مانتے اس وجہ سے کہ نام ہی نہیں سنا، وہ کس کٹیگری میں کافر ہیں؟ یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ نہیں مانتا، کس کٹیگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا، نام ہی نہیں سنا......

مرزا ناصر احمد: نام ہی نہیں سنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ کس کٹیگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جو وہ جس کیٹیگری میں آئے گا وہ اسی کیٹیگری میں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت والے کی اور اسکی کیٹیگری ایک ہی ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں کب کہتا ہوں وہ ایک جیسی ہوگئی؟ ہم نے ظاہر کے اوپر ویسے حکم کرنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مرزا بشیر الدین صاحب کا ایک......

مرزا ناصر احمد: عدالت میں ایک سوال ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے پوچھا تھا۔ پھر یہاں بھی پوچھا تھا۔ کل پڑھا تھا۔ خواہ انہوں نے نام تک نہ سنا ہو، وہ بھی کافر؟

مرزا ناصر احمد: ایک ظاہری ہے وہ بھی limited کفر کا۔ تو وہ محدود معنیٰ میں کافر ہی ہم اسے کہیں گے۔ جو شخص....

جناب یحییٰ بختیار: نام تک نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے جو آج سے سات سال پہلے ماسکو میں پیدا ہوا، اس نے محمد ﷺ کا نام ہی نہیں سنا، اس نے موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، اس نے نبی اسرائیل کے کسی نبی کا نام نہیں سنا، اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یا حضرت داؤد علیہ السلام کا یا حضرت نوح علیہ السلام کا نام نہ سننے کی وجہ سے وہ اس کا ایمان ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں کہہ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کے اوپر۔ باقی کے فرقہ ہائے مسلمہ کا فتویٰ دیتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: ان کو وہ کافر کا فتویٰ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو ایمان نہ لائے وہ کافر۔ کافر ہے جب تک کہ ایمان نہ لائے۔

مرزا ناصر احمد: جب تک ایمان نہ لائے ان کے اوپر intentionally انکار کا فتویٰ لگایا۔

جناب یحییٰ بختیار: 'Intentionally' میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، 'کفر' کا معنی ہی 'intention' ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ وہ کافر ہو گئے کیوں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، مسلمان نہ ہونا اور چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک conscious process ہے۔ میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میں محمد ﷺ کی امت میں ہوں، ان پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کے لیے یہ presumption ہے، آپ کے مرزا بشیر الدین صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو باپ کا مذہب ہے، دین ہے، وہی اس کا سمجھا جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: یہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے، مرزا بشیر الدین محمود احمد نے نہیں فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ان کا ایک حوالہ دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا جنازہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کیونکہ باپ کے مذہب سے تھا۔

مرزا ناصر احمد: وہ جواب آپ نے ابھی فقرے کہے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں، حدیثوں میں۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ جو کیٹگریز جنہوں نے نام ہی نہیں سنا۔ وہ بھی کافر۔ جس نے اتمام حجت کیا وہ بھی کافر ــــ دونوں کس کیٹگری میں؟ آپ کہتے ہیں یہ دونوں اس کیٹگری میں آتے ہیں جو کہ ملت سے باہر نہیں۔

مرزا ناصر احمد: دونوں کی ایک کیٹگری نہیں بنتی۔ ایک قابل مواخذہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ایک نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک کفر کا تعلق ہے، دونوں کافر؟

مرزا ناصر احمد: کبھی آپ خالی کفر لیتے ہیں اور کبھی کفر اور اسلام دونوں اکٹھے لے لیتے ہیں۔ اگر آپ اس طرح چلیں کہ وہ ایمان نہیں لایا باوجود عدم علم کے، تو جو ایمان نہیں لایا اس کو ایمان لانے والا آپ کیسے کہیں گے؟ جو عملاً ایمان نہیں لایا اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایمان لے آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو گنہگار definition ہوگئی۔

مرزا ناصر احمد: میں گناہ گار بات نہیں کر رہا۔ پہلے یہ بات صاف ہو جائے۔ جو ایمان نہیں لایا اسے ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: آگے فرق آجاتا ہے گناہ کا۔ یہ دوسرا اسٹیج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے ......

مرزا ناصر احمد: بچہ پانچ سال کا جو ایمان نہیں لائے اس کو ہمیں احمدی نہیں نا کہنا چاہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کہیں گے آپ، یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تو وہ کافر ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: احمدی نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہوا۔ کیا ہوا وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے وہی اس کا ہے۔ اگر ماں باپ اس کے نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ مسلمان ہوگیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اسی کیٹگری کے کفار میں شمار ہوں گے جو اس کے ماں باپ ہیں……

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ظاہر میں یہی ہے……

جناب یحییٰ بختیار: ……کیونکہ آپ کے مطابق وہ ایک نبی کو نہیں مانتے، کافر ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ماں باپ کے جو ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان ہیں، ملت اسلامیہ کے افراد ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان ہیں ان کے پوائنٹ آف ویو سے۔ میں آپ کے پوائنٹ آف ویو سے پوچھ رہا ہوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اپنا پوائنٹ آف ویو بتا رہا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف ویو ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے کہ وہ مزار غلام احمد کو نبی نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: باوجود اس کے کہ نبی نہیں مانتے۔ لیکن گنہگار ہیں وہ……

جناب یحییٰ بختیار: پھر جب آپ……

مرزا ناصر احمد: ……اور limited……کفر جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ آتا ہے، ان کو غیر مسلم نہیں کہا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان کو کافر کہتے ہیں تو گناہ گار کس sense میں کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم نہیں وہ؟ یہ فیصلہ ہو گیا ناں کہ غیر مسلم نہیں؟ میرا مطلب فیصلے کا یہ ہے کہ میری بات واضح ہو گئی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی جو ہے ناجی میں نے اس پر……ابھی یہ کل میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ:

''کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے'' یہ یہاں تک sentence ختم کرتے ہیں آپ۔ پھر اس کے بعد:

''خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا''۔

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے''۔

دو قسم کے ہو سکتے ہیں ـــــ جنہوں نے نام سنا اور جنہوں نے نام نہیں سنا اور شامل نہیں ہوئے ـــــ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب میں نے کل دے دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: کل آپ نے دیا۔ آج پھر آپ کیونکہ clarify کر رہے تھے اس کو کہ 'دائرہ اسلام' سے آپ کا مطلب......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو آج یہ بتایا تھا کہ اس 'دائرہ اسلام' کا لفظ استعمال کر کے confusion پیدا ہوا ہے۔ اس واسطے ہم ایک continuity جو ہے، اصل حقیقت، وہ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ آپ کی writing میں 'دائرہ اسلام سے خارج' بار بار آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ، تو اس واسطے کہ سارے مسلمانوں میں تھا دائرہ اسلام۔ دائرہ اسلام وہ ہم نے بھی لے لیا۔ لیکن جو دائرہ اسلام کی حقیقت ہمارے ذہنوں میں ہے اس کو آپ قبول کرنے کے لیے کیوں تیار نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! اگر آنحضرت محمد ﷺ......

مرزا ناصر احمد: یہ جواب جو ہے کل بھی غالباً میں نے پڑھ کے سنایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آج صبح آپ نے 'دائرہ اسلام' کو پھر re-define کیا......

مرزا ناصر احمد: re-define نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: clarify کیا؟

مرزا ناصر احمد: وضاحت کی اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، اس کی ذرا ضرورت پڑ گئی مجھے تاکہ پوزیشن clear ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: یہ جواب بھی دوبارہ سن لیجئے۔ شاید ضرورت نہ پڑے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ جواب تو آ چکا ہے۔ جی ریکارڈ پر، وہ تو آ چکا۔

مرزا ناصر احمد:

''یہ بات خود اسی بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں 'کافر' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں دوسرے قسم کے کافر ہوتے ہیں، یعنی گنہگار، جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں، یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں ہیں۔

جب میں کہتا ہوں کہ ''دائرہ اسلام سے خارج'' تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب 'مفردات راغب' کے صفحہ 24 پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

یہ پہلے اس کی تفصیل میں ہم گئے ہیں:

''ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان' اور 'دون الایمان' میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ 'فوق الایمان' ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں، اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ ''بعض

لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو 'فوق الایمان' کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ یعنی اس گروہ سے خارج ہیں۔ وہ نہیں شامل۔

مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے، اس کی حمایت کرتا ہے، وہ اسلام سے خارج ہے......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ صبح آپ نے یہ کیا——

مرزا ناصر احمد: ''......ہر گنہگار جو ہے اس کے اوپر حدیث نے 'کفر' کا لفظ استعمال کیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: صبح آپ نے کہا تھا کہ یہ مخلص ہیں۔ اور دوسرے اتنے مخلص نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اور ان کا اور 'اسلام سے نکلنے' کے درمیان بڑا لمبا فاصلہ ہے۔ کوئی تھوڑا گنہگار ہے، کوئی زیادہ گنہگار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے گناہ معاف کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دائرہ اسلام کے اندر دونوں رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، دونوں رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ جو آپ نے کہا ہے____ مخلص کم ہو یا زیادہ ہو____ یہ تو آپ ہی جو فیصلہ کریں گے آپ کا جو ذہن کہے گا وہی ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا criterion ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: جو آپ کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا اس کے مطابق؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ کے علم کو کون جج (judge) کرے گا؟ دیکھئے ناں، میں آپ سے clarification مانگ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں clarification ہی دے رہا ہوں۔ صرف اللہ judge کرے گا۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کو سزا دینا یا نہ دینا اس دنیا کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے فرمایا کہ:

> "When I say I am a musalman, it is not for Mufti Mahmood or Maulana Moududi to say that I am not."

مرزا ناصر احمد: یہی اب میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے تو پھر چھوڑ دیجئے آپ، اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ ہیں یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہی ہم نے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے یہ کیوں لے لیا کہ:

if I decide then nobody has to interfere?

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اپنے متعلق میں نے ہی decide کرنا ہے۔ لیکن دوسرے کے متعلق میں نے decide نہیں کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: پوائنٹ یہ ہے ناجی کہ آپ دوسرے کے متعلق تو decide کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں دوسرے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اس کیٹگری کے کافر ہیں، اس کیٹگری کے کافر ہیں۔ کیا آپ ان کو یہ right نہیں دیتے کہ آپ کس کیٹگری کے کافر ہیں؟ یہ سوال آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ میری طرف وہ بات منسوب کر رہے ہیں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک principle کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو میں نے بات نہیں کی وہ میری طرف منسوب نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کل آپ سے عرض کیا تھا کہ

if you claim a right, we concede the same right to someone else.

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ میں اپنے آپ کو...... میں کوئی superior race نہیں ہوں۔ میں بڑا عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اگر آپ یہ right اپنے آپ کو دیتے ہیں کہ ''اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں''......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے کہا یہی right آپ دوسرے کو بھی دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مفتی محمود صاحب کہیں کہ میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: تو وہ مسلمان ہیں۔ میں بھی مسلمان کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ کہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا آپ کی writing 'teaching عقیدے کے مطابق مفتی محمود کس کیٹیگری میں ہیں؟ آپ کہتے ہیں اس کیٹیگری کے کفار میں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے جی، میں بات کر رہا ہوں۔ Let me explain۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ اس context میں میں نے یہ کہا کہ یہ اس کٹیگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کٹیگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کو بھی یہ حق ہے کہ وہ کہیں کہ آپ کس کٹیگری کے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ’’نہیں ہیں‘‘ کا نہیں ان کو حق۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا کہ یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن یہ کہ میں کس کٹیگری کا مسلمان ہوں یہ ان کو حق نہیں۔ جب میں یہ حق خود تسلیم نہیں کرتا کہ میں یہ فیصلہ کروں کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا بھی حق نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں دیکھیں، آپ نے کیٹیگریز تین بنائیں۔ ایک کٹیگری وہ ہے جن کو آپ کہتے ہیں کہ بالکل دائرۂ اسلام سے، امت سے باہر، خارج ہیں۔ اس میں کوئی آ سکتا ہے میں نہیں کہتا کہ کون ہے کہ کون نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابوجہل آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابوجہل آ سکتا ہے، اور کئی آ سکتے ہیں۔

دوسری کٹیگری یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ دائرۂ اسلام کے اندر ہے وہ، مگر وہ مخلص نہیں۔ اس لیے ان کو زیادہ سزا ملے گی، مگر وہ بھی کافر ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو، اوہو، میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔ میں نے یہ کہا ہی نہیں کہ ان کو زیادہ سزا ملیگی۔ میں تو کل سے یہ عاجزانہ عرض کر رہا ہوں کہ سزا دینا انسان کا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: اللہ تعالیٰ کا کام ہے، میرا بھی یہی مطلب ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو مرضی کرے۔ کم اور زیادہ کا فیصلہ کرنا میرا کام نہیں ہے

جناب یحیٰی بختیار: ''گنہگار ہیں'' ''جہنمی ہیں'' یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جہنمی ہیں محمد بن عبدالوہاب رحمت اللہ علیہ کے مطابق، اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث کے ہیں۔ میری طرف کیوں وہ بات منسوب کرتے ہیں جس کا میں اہل ہی نہیں ہوں کہنے کا؟

جناب یحیٰی بختیار: میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ اگر کسی کو کسی کیٹگری کا مسلمان سمجھتے ہیں، کسی کیٹگری کا کافر سمجھتے ہیں، باقیوں کو بھی آپ یہ right دیں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے جو کہا، میں نے...... خدا کے لیے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

میں نے آپ کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ پہلی کتب میں، کتب سلف صالحین میں، ''مفردات راغب'' میں اور ابن تیمیہ کا حوالہ تھا، ان حوالوں سے یہ پتہ لگتا ہے کہ ایمان ایمان میں بھی فرق ہے اور کفر کفر میں بھی فرق ہے۔ اور ایک اسلام فوق الایمان ہے اور دوسرا ایمان جو ہے وہ دون الایمان ہے۔ لیکن میں نے ان کے حوالے سے جو بات کی......

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! میں clarification کر رہا ہوں تا کہ پوزیشن clear ہو۔

مرزا ناصر احمد: آپ میری طرف سے کیسے clarification کرتے ہیں؟ مجھے تو وقت نہیں دیتے clarification کرنے کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کو جتنے وقت کی ضرورت ہے، کوئی میں اس کی بات نہیں کرتا......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، آپ بات کر لیں، پھر مجھے بعد میں وقت دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ کا حوالہ پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: I think it would be better the witness should reply when the question is finished.

Mr. Yahya Bakhtiar: I wanted to sum up the position. For two days, I have been citing authorities from your religious literature, Mirza Sahib......

Mirza Nasir Ahmed: And I have been trying to explain them.

Mr. Yahya Bakhtiar: When you say, according to these writings, a particular person is kafir, مسلمان نہیں ہے، دائرے سے خارج ہے پکا کافر ہے you have been trying to explain that

مرزا ناصر احمد: آپ میرا پھر explanation نوٹ کر لیں۔ ختم ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو نوٹ ہو رہا ہے۔ میں تو sum up کے لیے کہہ رہا ہوں۔ یہ تو آپ کا آ گیا ____ فتویٰ سمجھئے، belief سمجھئے، opinion سمجھئے۔ یعنی کسی کے بارے میں تو آپ نے کہا ہے کہ آپ کیا interpretation کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مجھے جب وقت دیں گے، میں اس وقت بولوں گا۔ آپ بتائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو یہ حق ہے کہ کسی پر opinion express کریں کہ کافر ہیں، اور کافر کا یہ مطلب ہے آپ کا، تو ان کو بھی یہ حق ہے کہ کہیں کہ فلانا کافر ہے، کس حد تک کافر ہے، کس حد تک کافر نہیں، مسلمان ہے کہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی، میں بالکل نہیں کہتا کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں explain کر رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان کو یہ حق نہیں کہ کہیں کہ کافر ہیں، یا ہر حالت میں کہیں کہ مسلمان ہیں، مسلمان ہیں اس حد تک، مسلمان ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو میں نے کہا وہ یہ ہے کہ جیسا کہ احادیث کی کتب سے اور بڑے بزرگ جو ہمارے سلف صالحین تھے ان کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا، اور قرآن کریم کی آیات بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں، اور دو آیات میں نے یہاں پیش بھی کی ہیں۔ جب ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا، اور ہوتا مسلمان ہے، تو ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ بعض بہت بلند پایہ مسلمان اور بعض درمیانے درجے کے مسلمان، بعض کمزور مسلمان، اور جو کمزوریاں ہیں مسلمانوں کی ان کو نبی اکرم ﷺ اور دوسرے بزرگوں اور سلف صالحین نے بعض کمزوریوں کے متعلق 'کفر' کے الفاظ استعمال کر دیئے گناہ کے معنیٰ میں یا ناشکری کے معنیٰ میں۔ تو ظاہری جو انکا حکم ہے گناہ کا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی پروانہ دے رہے ہیں، وارنٹ issue کر رہے ہیں سزا کا، بلکہ ہر صاحب فراست، ہمارے بزرگ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے یہ کہا کہ سزا دینا انسان کا کام ہی نہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، وہ جس کو چاہے......

جناب یحییٰ بختیار: ایک فٹ، آپ پھر explain کر دیں، ایک معنیٰ پھر بتا دیں۔ جب انہوں نے کہا کہ بعض جو گنہگار ہیں ان کے بارے 'کافر' کا لفظ آپ کہتے ہیں کہ استعمال ہوا ہے۔ کیا ان کے ساتھ یہ بھی استعمال ہوا ہے: ''اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''؟

Road them together.

مرزا ناصر احمد: ''خرج من الاسلام'' یہ ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ہوا ہے، اس کے باوجود بھی آپ مسلمان سمجھتے ہیں ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ جو کہنے والے تھے، وہ بھی مسلمان کہتے ہیں ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہتا ہوں، آپ وہ حوالے دیں جو یہ کہتے ہیں کہ ''اسلام سے خارج ہیں، پھر بھی مسلمان ہیں''۔

مرزا ناصر احمد: ''خرج من الاسلام'' والا حوالہ ہے۔

ایک رکن: نماز کا وقت ہو گیا، جناب!

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ verify کریں۔

مرزا ناصر احمد: یہ مشکوٰۃ کی حدیث ہے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ:

یعنی ظالم کے ساتھ مشالیت کے متعلق یہ لفظ نبی اکرم ﷺ کے، بقول مشکوٰۃ کے، ''خرج من الاسلام'' استعمال کر لیے۔ اور دوسرے جو آپ کے اقوال ہیں، ان سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ یہودی بن گیا یا......

جناب یحییٰ بختیار: اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان بھی ہے جبکہ خارج از اسلام بھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں سے تو اس لیے پتہ نہیں لگتا کسی اور ریفرنس سے آپ کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس سے بھی پتہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہاں تو نہیں لکھا ہے کہ مسلمان بھی ہے اور خارج بھی وہ ہے

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا گہرا مطالعہ اور احادیث کا جب تک نہ ہو۔ اس وقت تک تو صحیح معنی پتہ نہیں لگ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہاں سے کہہ رہا ہوں کہ مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ’’دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے‘‘ اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ......اور یہ دونوں......دیکھیں ناں آپ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب یہ کہتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے ’’خرج من الاسلام‘‘ اور کسی نے بھی اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی اس کے وہ معنی نہیں لیے۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’کافر‘‘ نہیں کہا یہاں۔ ’’خارج از اسلام‘‘ کہا اس کو۔

مرزا ناصر احمد: پھر وہی بات۔ جب میں نے کہا ’کفر‘ ـــــــ ’ر‘ استعمال کیا تو آپ نے کہا: نہیں، ’’خرج من الاسلام ‘‘ کا لفظ دکھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں اکٹھے استعمال جو کرنے کا بھی کوئی مطلب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب بھی سوچ کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں، یہ نہیں کہ superfluous الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوچ کر کہہ رہے ہیں۔ وہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ’’کافر‘‘ ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے‘‘......

مرزا ناصر احمد: کون کہتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود صاحب۔

مرزا ناصر احمد: دونوں ایک ہی معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک superfluous ہو گیا پھر۔

Mirza Nasir Ahmad: All right, take it as superfluous.

Mr. Yahya Bakhtiar: I would not take it because, I think, he is very carefully using these words; he would not use a superfluous word.

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے دوسرے اظہار اعتقاد کے خلاف ہو یہ بات؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں اس پر جی الفاظ کی interpretation سے آپ کی clarification لے رہا ہوں۔ اعتقاد کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو اعتقاد کی بات کر رہا ہوں

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو اعتقاد کی بات کر رہے ہیں، میں آپ کے اعتقاد کے بارے میں explanation لے رہا ہوں کہ جب غیر احمدیوں کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ''وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' آپ کہتے ہیں کہ اس کے، باوجود وہ مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میری understanding یہ ہے کہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ کافر ہیں، مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں کبھی بھی نہیں سمجھا، ہاں میں اس گھر کا پلا ہوا ہوں۔ مجھے پتہ ہے انہوں نے کبھی یہ معنی نہیں لیے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، وہ explanation آپ دے رہے ہیں، باقی authorities آپ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں نے حدیث کے حوالے دیئے ہیں۔ اور بیسیوں احادیث کے حوالے کہیں تو آپ کے حوالے کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کافر نہیں کہا؟

Mr. Chairman: Now we are to break for Maghreb Prayers.

The question of the Attorney-General remains unanswered. The witness may reply to that question. The question is: if the witness dubs anybody non-muslim, whether that person has a right to ask them or not?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. To that I am coming back because that has remained unanswered.

Mr. Chairman: Because that was main question and that remained unanswered.

[The Delegation left the Chamber.]

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting.

(Pause)

[The Committee of the House is adjourned to meet at 8.00 p.m. after Maghreb Prayers.]

[The Special Committee adjourned for Maghreb Prayers to meet at 8.00 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Maghreb prayers Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

Mr. Chairman: Should we call them?

(Pause)

جناب چیئرمین: سید عباس حسین گردیزی صاحب نظر نہیں آرہے۔ وہ تو تیار کر رہے ہیں کیس۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں کچھ اور حوالوں کا ذکر کر دیتا ہوں تاکہ ڈھونڈنے میں ٹائم نہ لگے۔

مرزا ناصر احمد: کل کہا تو تھا ناں، توہین عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ کے متعلق تھا، تو وہ ہمارا جواب تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ نے ان کو admit کرنے کے بعد explain کرنا ہے۔ پڑھ لیجئے۔ اگر فائل کرنا چاہتے ہیں تو فائل کرنے میں۔

مرزا ناصر احمد: پڑھ دینا اچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر brief ہو تو۔

مرزا ناصر احمد: لکھے ہوئے حوالے ہیں۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آپ نے حوالے پڑھے تھے اس سلسلے میں ہمیں اس زمانے کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔

1850-60ء اور 1880ء کے درمیان حکومت برطانیہ اپنے ساتھ ایک زبردست فوج پادریوں کی بھی لے کر آئی تھی۔ اور 70ء کے قریب ایک پادری عماد الدین صاحب نے ایک مضمون لکھ کر امریکہ بھیجا جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سارا ہندوستان عیسائی ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان بھی عیسائی ہو جائیں گے اور اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی خواہش پوری نہیں ہوگی۔ اور اس وقت اتنی جرأت پیدا ہوئی بعض پادریوں میں کہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ عنقریب نعوذ باللہ خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا مکہ معظمہ پر لہرایا جائے گا۔

اس وقت دین متین کے دفاع کے لیے اور اسلام کے جوابی جملوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء کو پیدا کیا جن میں سے میں تین نام لونگا: نواب صدیق حسن خان صاحب، مولوی آلِ حسن صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب مہاجر مکی۔ ان کے علاوہ احمد رضاء صاحب وغیرہ کے بھی حوالے ہیں۔ اور بھی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ بھی تھے۔ اور اتنی زبردست جنگ شروع ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا اس زمانے کے لوگوں کے لیے مشکل ہے۔

اس وقت پادریوں نے حکومت برطانیہ کے بل بوتے پر اس قدر گندی گالیاں دیں ہمارے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو کہ جن کو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سب نے جن کا میں نے نام لیا ہے ____ اور کچھ اور جو ہیں انہوں نے پادریوں کی گندہ دہانی کا جواب انہی کی انجیل سے نکال کے، جو انجیل نے ایک خاکہ کھینچا تھا، وہ الزامی جواب جیسے کہتے ہیں، وہ دیا اور اعلان کیا۔

بڑا ذہن رکھتے تھے یہ سب علماء اللہ تعالیٰ نے فراست دی تھی، اسلام کا پیار دیا تھا ان کو ایک طرف ان کے لیے یہ مشکل تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور بزرگ بندے، اور دوسری طرف یہ تھی کہ ان کے نام پر حضرت محمد ﷺ، حضرت خاتم الانبیاء، جو انبیاء کے اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں، ان کی طرف اور ان کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ فراست کے نتیجے میں ان بزرگوں نے دو مختلف شخصیتیں بنا دیں ایک یسوع کی شخصیت ایک مسیح علیہ اسلام کی شخصیت، ایک وہ شخصیت جسے انجیل پیش کر رہی ہے اور ایک وہ شخصیت جسے قرآن عظیم پیش کر رہا ہے۔ اور انہوں نے یہ بات واضح کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور عزت و احترام ان کا کرنا ضروری ہے، لیکن جو حملہ ہم کر رہے ہیں، وہ مسیح علیہ السلام پر نہیں، وہ اس یسوع پر ہے جس نے تمہارے نزدیک خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ تو دو personalities بالکل علیحدہ علیحدہ کر کے اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی فراست کے نتیجے میں وہ اس قابل ہوئے کو اس دجل کو پاش پاش کریں جو اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔

اس میں پہلے میں دوسرے بزرگوں کے ــــــ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے ــــــ ان کے کچھ حوالے پڑھتا ہوں، بعد میں بانی سلسلہ احمدیہ کے حوالے پڑھوں گا۔

جناب مولوی آلِ حسن صاحب اپنی کتاب ''استفسار'' میں لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ نے کونسا مرتبہ درشت گوئی کا اٹھا رکھا جو یہودیوں کے خطاب میں ان کی کفریات پر نہیں کیا'' (''استفسار'' 417) پھر وہ لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا، اس کے بعد سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا: ''اٹھ کھڑا ہو'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اشیاع اور ارمیہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی سی غائب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر۔''

یہ بھی 'استفسار' کا حوالہ ہے۔ دوسرا حوالہ 336 کا، تیسرا بھی: 336 ''کلیتہً'' یہ بات ہے کہ اگر پیش گوئیاں انبیائے بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بات۔

اسی کتاب کے صفحہ 133 پر یسوع نے کہا تھا:

''لومڑیوں کے لیے گھر ہیں اور پرندوں کے لیے بسیرے ہیں پر میرے لیے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں''۔

''دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا کہ اقبح ترین ہے''۔ (349)۔

اسی کتاب کے 470 پر فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ ایک انجیر کے درخت پر صرف اس جہت سے کہ اس میں پھل نہ تھا، خفا ہوئے، پر جمادات پر خفاء ہونا عقلاً کمالِ جہالت کی بات ہے''۔

پھر صفحہ 419 پر فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں تو ظلم کیا''۔ اسی کتاب کے صفحہ 107 پر فرماتے ہیں:

''تربیت حضرت عیسیٰ کی از روئے حکمت کے بہت ہی ناقص ٹھہری''۔

پھر 370 پر فرماتے ہیں......

''ان کے علاوہ ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی......اچھا یہاں یہ دوسرا حوالہ شروع ہے''۔

ان کے علاوہ، میں نے بتایا، مولوی رحمت ہیں، ان کی کتاب کا حوالہ ہے، صفحہ 370، ''ازالتسالا وہام'' ہے ان کی کتاب کا نام، مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی، جن کی کتاب کا نام 'ازالتہ الا دہام' ہے، وہ اپنی اس کتاب میں، جو فارسی میں ہے، لکھتے ہیں:

''جناب مسیح کے ہمراہ بہت سی عورتیں چلتی تھیں اور اپنا مال انہیں کھلاتی تھیں اور فاحشہ عورتیں آنجناب کے پاؤں چومتی تھیں۔ اور آنجناب مرتا مریم کو دوست رکھتے تھے۔ اور خود دوسرے لوگوں کو پینے کے لیے شراب عطا کرتے تھے۔''

اسی طرح ''رود کوثر'' از شیخ محمد اکرم، ایم۔ اے۔ لکھتے ہیں کہ......حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ:

''ایک دفعہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آئے اور سوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیبؐ اللہ ہیں؟ (پادری نے یہ سوال کیا) آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی یا یہ فریاد سنی نہ گئی؟ شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فرمایا تو فریاد تو کی شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فریاد تو کی لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے، لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب چڑھنا یاد آ رہا ہے (''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ'')۔

یہ مولانا احمد رضا خان صاحب، بڑے مشہور ہمارے مذہبی لیڈر ہیں، بریلویوں کے امام ہیں، وہ کہتے ہیں:

''نصاریٰ ایسے کو خدا کہتے ہیں (یسوع کو) جو یقیناً دغاباز ہے، پچھتا تا بھی ہے، تھک جاتا بھی ہے، ایسے کو جس کی دو جوروئیں ہیں، دونوں پکی زناء کار، حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس کے لیے زناء کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے، ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجہ کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی۔ اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لیے نہیں، بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ، ان سے ہم بستری کرو، ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے، اس سے راست بازی نہیں آتی، اسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں۔ جو اسکی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے، بلکہ اسی کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے۔ پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا، بندوں سے اس کا التزام مانگتا، اس کے ترک پر عذاب کرتا ہے، ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سادا حساب نہ کر سکا، بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بتایا، ایسے کو جو اتنا بھجکڑ کہ اپنے اکلوتوں کے باپوں کی صحیح گنتی نہ کر سکا، کہیں داؤد تک اس کے 27 باپ، کہیں 15 بڑھا کر 42 باپ......''

وغیرہ، وغیرہ۔ خرافات ملعونہ۔ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا حوالہ ہے۔ ''العطایا التبسویہ فی الفتاویٰ الرضویہ'' پھر فتاویٰ عزیزیہ صفحہ 740 موجود ہے یہ کتاب۔

پھر ''الحدیث'' امرتسر 31 مارچ 1939ء لکھتے ہیں:

''مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے''۔

پھر ''الحدیث'' میں آیا ہے کہ:

''جب کسر نفسی کا غدر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بظاہر تاً ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا''۔

''الحدیث'' 31 مارچ 1939ء:

''ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سرکو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اسی کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں''۔

اور حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب فرماتے ہیں ''تفہیم القرآن'' جلد ایک، 491 پر:

''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں۔ (یسوع کا میں نے کہا تھا ناں۔ فرق ہے یہ۔) ''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر تھے، بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنالیا''

اس پس منظر میں اب میں لیتا ہوں ''تقویۃ الایمان'' نواب صدیق حسن...... نہیں یہ تو شاہ اسماعیل شہید صاحب تشریح فرماتے ہیں کہ:

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے''۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے ـــــ جو آپ نے بعض حوالے یہاں پڑھے تھے ـــــ اس سلسلے میں بتاتا ہوں، آپ لکھتے ہیں کہ:

''اس زمانے میں جو کچھ دین اسلام اور رسول اکرم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے استعداد اور الحاد کا دروازہ کھلا، کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس ملک

ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کی مخالفت میں کتابیں تالیف ہوئیں۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے، یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے......''

اس کا ذکر پادری عماد الدین صاحب کی کتاب میں پوری فہرست، نام، قومیت اور جگہ ہے جس کی طرف یہاں حوالہ ہے:

''......وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو، جو دنیا کے عزیز ہیں، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں یہ رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم ﷺ کی گئی، دُکھا''۔

یہ ''روحانی خزائن'' جلد پانچ، یا '' آئینہ کمالات اسلام'' کا حوالہ ہے اور اس کی تاریخ اشاعت 1972ء، بڑی پرانی کتاب ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کی لکھی ہوئی ہے۔

''انجام آتھم'' میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے (جو ہم لکھ رہے ہیں) اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹ مار کہا۔ اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: (''انجام آتھم'' صفحہ 13):

''اس بات کو ناضرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہم نے اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راست باز جانتے تھے اور آنے والے نبی محمد ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے تھے جس کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو بٹ مار کے ناموں سے یاد کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کا سخت مکذب تھا اور اس نے یہ بھی پشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لیے ہمیں تعلیم نہیں دی......'' (آریہ دھرم title page، آخری)

پھر آپ لکھتے ہیں:

''ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں ــــ چنانچہ اس پلید، نالائق، (فتح مسیح (پادری ہے) اس نے اپنے خط جو میرے نام بھیجا آنحضرت ﷺ کو بہت گندی گالیاں دیں...... (پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گالیاں دیں) پس اسی طرح

اس مردار اور خبیث فرقے نے، جو مردہ پرست ہے، ہمیں اس بات کے لیے مجبور کر دیا کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں"۔

پھر آپ "ترغیب المومنین" صفحہ 19، حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"ھذا ما کتبنامن ا لانا جیل علیٰ سبیل الزام و انا نکرم مسیحا و تعلم وانہ کان تقیاً و من الانبیاء الکرام"

(ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام ختم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھا۔)

یعنی جو کچھ لکھا گیا وہ یسوع کے متعلق ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔

پھر "ست بچن" میں لکھتے ہیں:

"عجیب تر یہ کفارہ۔ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچاسکا۔ حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا۔ اور یہ دادیاں اور نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔ چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی، یعنی راحاب کسی یعنی کنجری تھی۔ (دیکھو یشوع 2) (آگے حوالہ دیا ہے) اور دوسری نانی، جو ایک طور سے دادی بھی تھی، اس کا نام تمر ہے۔ یہ خانگی، بدکار عورتوں کی طرح حرام کار تھی۔ دیکھو پیدائش، 38، 16 سے 30 اور ایک نانی یسوع صاحب کی، جو ایک رشتے سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زناء کیا تھا۔ (نعوذ باللہ) دیکھو 2 سموئل، 2:11" اسی طرح یہ بیچ میں آ گیا ہے۔

یہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کا حوالہ:

> ''ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا____ اس مجلس میں ایک عیسائی نے اسے مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ ''تم کو کچھ خبر ہے، تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔'' اس نے جواب دیا: ''ہاں، مجھ کو یہ خبر ہے۔ اسی طرح کی دو بیبیاں تھیں جن پر تہمت زناء کی لگائی گئی۔ مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں'' وہ عیشائی مبہوت ہو کر رہ گیا۔ یہ جواب بطور موازنہ کے دیا گیا تھا، واسطے الزام ختم کے، نہ کہ مطابق نفس الامر کے۔ چنانچہ حقیقت میں تو عائشہ و مریم دونوں اسی عیب سے پاک تھیں''۔

تو الزامی جواب جو ہے وہ اس کی فہرست میں ہی آتا ہے۔

اسی طرح بانی سلسلہ احمدیہ نے ''ایام الصلح'' میں لکھا ہے:

> ''ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے معمور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔''

'کتاب البریہ' صفحہ 93 پر آپ لکھتے ہیں:

> ''ہم لوگ جن حالات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راست باز مانتے ہیں تو پھر کیوں کر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں؟''

پھر آپ فرماتے ہیں:

> ''حضرت مسیح علیہ السلام اپنے اقوال کے ذریعے اور اپنے افعال کے ذریعے سے اپنے تئیں عاجز ٹھہراتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں۔ ایک عاجز

انسان ہیں۔ نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا کے سچے رسول ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر یہ اعتراض ہے کہ کوئی نبی کی توہین کی ہے اور وہ کلمہ کفر ہے، اس کا جواب بھی یہی ہے کہ:

لعنت اللہ علی الکاذبین

اور ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور تعظیم سے دیکھتے ہیں۔ بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپاں ہیں وہ بہ نیت توہین نہیں بلکہ بہ تائید توحید ہیں:

انما الاعمال بالنیات

اور تمہارے جیسے عقل والوں نے صاحب ''تقویۃ الایمان'' (جن کا میں نے ابھی حوالہ پڑھا ہے) کو بھی اسی خیال سے کافر کہا تھا۔ بعض کلمات ان کے اس کتاب میں ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیاء کی توہین کرتا ہے اور چوہڑوں اور چماروں کو ان کے برابر جانتا ہے۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا:

پھر آپ 'تذکرۃ الشہادتین' میں فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی شامل تھیں اور فراست صحیحیہ کے لئے کافی ذخیرہ تھا کہ یہود ان کو شناخت کر لیتے اور ان پر ایمان لاتے۔ مگر وہ دن بدن شرارت میں بڑھتے گئے اور وہ نور جو صادقوں میں ہوتا ہے وہ ضرور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلامؑ میں مشاہدہ کر لیا تھا''۔ پھر آپ فرماتے ہیں 'اعجاز احمدی' میں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جیسے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور دعید

من عادلی ولیاً......''

’’دست بدستن اس کو پکڑ لیتا ہے‘‘

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ جس وقت عیسائیت اپنے پورے غلبے کے ساتھ ـــــ جوان کی دینوی طاقت کے ساتھ ملا تھا ـــــ اسلام پر حملہ آور ہوئی اور جب یہ ان کی یلغار ہندوستان میں پہنچی تو ہندوستان میں اس یلحار کا مقابلہ کرنے کے لیے وہ پاک مقدس انسان بھی پیدا ہوئے جن کا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ـــــ بانی سلسلہ احمدیہ بھی کھڑے ہوئے اور ہر دو نے ایک ہی راستہ اختیار کیا۔ یعنی یسوع کو ایک علیحدہ شخصیت قرار دے کر اور بائیبل کے اور انجیل کے حوالوں سے ان کے اوپر یہ لگایا الزام۔ تو یہ جواب ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وہ ریکارڈ پر آ چکا ہے جی، آپ نے سنا دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی، سنا دیا۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ وہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

دوسرا تھا حضرت فاطمہؓ......

جناب یحیٰی بختیار: میں......اس سے پہلے ذرا verify کر لینے دیجئے۔

پہلے مرزا صاحب! آپ نے کہا کہ دو شخصتیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ ایک عیسائیوں کے مطابق یسوع کی، دوسری قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حقیقت میں کیا، دو شخصیتیں گزری ہیں یا ایک؟

مرزا ناصر احمد: حقیقت میں یسوع ہے ہی نہیں۔ وہ یسوع جس کو خدا بنایا گیا وہ exist ہی نہیں کرتا، صرف اس کی تصویر ملتی ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: یعنی آپ کی نظر میں صرف ایک ہی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اصل تو......

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کی نظر میں یا آپ کی نظر میں؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کی نظر میں ہمارے نزدیک وہ شخصیت ہے جو قرآن کریم نے بیان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس قرآن کریم میں جو شخصیت ہے، ان کی دادیاں تھیں......؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخصیت......

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: دادیاں، نانیاں تھیں۔ لیکن یہ جو دادیوں۔ نانیوں پر الزام لگایا گیا ہے، یسوع کے ماننے والوں نے لگایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ سمجھ گیا۔ آپ نے جو تفصیل بتائی، یہ جو خیالی انہوں نے ان پر لگایا گیا ہے، مرزا صاحب نے اس کو condemn کیا یا justify کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بڑا سخت مقابلہ کیا عیسائیوں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پہلی بات تو یہ دیکھیں، جو دو شخصیتیں ہیں آپ نے کہا کہ ان کی جو شخصیت ہے وہ آپ کی نظر میں نہیں exist کرتی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بات یہ ہے کہ اس وقت خداوند یسوع مسیح کا نعرہ لگا کے اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے۔ جو جوابی حملہ ہوا وہ خداوند یسوع مسیح پر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دراصل جب آپ کہتے ہیں:

''خداوند یسوع مسیح پر ہے'' آپ کے دماغ میں تو یہ ٹھیک ہے۔ عیسائیوں کا ایک concept ہے jesus christ کا۔ مگر ریفرنس تو اسی ایک شخصیت اسی کی دادیوں کی طرف ہے جسکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ وہ غلط اس کو سمجھے۔ انہوں نے ان کی تعلیمات کو غلط سمجھا۔ وہ اس کو غلط سمجھے۔

مرزا ناصر احمد: اور ان کی دادیوں پر الزام لگایا ان کی نانیوں پر الزام لگایا۔ خداوند یسوع جو ہے، ان کے تعلقات عورتوں کے ـــــ جیسا کہ میں نے تین چار مختلف علماء کی کتب سے میں نے یہاں حوالے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں آگے آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو کیا میں گالی دوں، تو یہ صحیح بات ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے اور میں گالی دوں تو یہ صحیح بات نہیں ہوگی۔ مگر ابھی میرا جواب نہیں ہوا پورا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کے متعلق وہ گالیاں کتاب میں لکھ دے جو ان کی اپنی کتابوں میں ہیں، تو وہ گالیاں اس نے نہیں دیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص آپ کے بزرگوں کو، انبیاء کو ـــــ یعنی میرا مطلب مسلمانوں کے ـــــ برا کہے، ہماری تو تعلیم یہ ہے کہ آپ ان کے جھوٹے بھی انبیاء کو، خداؤں کو، دیوتاؤں کو برا نہ کہیں۔ یہ ہماری تعلیم ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''ہم'' میں سے، میری یہاں مراد احمد رضا صاحب اور تمام علماء اور بانی سلسلہ ہیں۔ کسی کو گالی نہیں دی۔ ان کو یہ بتایا ہے کہ تمہاری کتابیں اس شخص کے متعلق، جس کو تم کہتے ہو کہ وہ خدا تھا، تمہاری کتابیں اس کے متعلق یہ لکھتی ہیں۔ اپنی طرف سے تو کچھ کہا ہی نہیں، گالی کیسے دی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں ناں کہ اپنی طرف سے بھی لکھا۔ ان کی کتابوں سے بھی، آپ کہہ رہے ہیں۔ میں ابھی پھر یہ حوالے پڑھ کر سناتا ہوں۔ ذرا پھر غور کریں......

مرزا ناصر احمد: یسوع اور مسیح دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی، آپ کا ''ضمیمہ انجام آتھم'' حاشیہ نمبر سات:

''آپ کا......'' اس کے بعد بریکٹ آتی ہے:

''......(عیسیٰ علیہ السلام کا)'' Isa-aleh- is-Salam is nobody existing in Anjeel or Bible; it is only in Quran Shareef.

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہم نے چیک نہیں کیا حوالہ

جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ بریکٹ میں کس نے لکھا ''(عیسیٰ علیہ السلام)''؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ میرے پاس جو ہے نا:

''آپ کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جی، یہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بریکٹ میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ بالکل ہے ہی نہیں بریکٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے۔ بریکٹ ہے ہی نہیں۔ اسی وجہ سے تو یہ کہتا ہوں کہ آپ دیکھ لیا کریں کہ اصل ہے کیا۔۔۔۔۔ یسوع کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے پھر next پوائنٹ پوچھا آپ سے۔ یہ دادیاں جو ہیں، کن کی دادیوں کی طرف ریفرنس ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: یسوع کی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسیٰ کی دادیاں نہیں تھیں؟ یہ کوئی اور دادیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں بدکار نہیں تھیں، نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب دو شخصیتیں ہوگئیں physically؟

مرزا ناصر احمد: بالکل دو شخصیتیں ہوگئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: physically بھی مختلف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: خیالی، شخص کی تو دادیاں نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو خیالی شخص ہے اس کی خیالی دادیاں بھی ہیں

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی خیالی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور کیا؟ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جو اصل تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان کی دادیاں پاک اور نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب وہ یسوع کہتے ہیں جی، وہ تو آپ کہتے ہیں وہ ایک اور شخصیت ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض جگہ، مثلاً جو میں نے دوسروں کے حوالے پڑھے، انہوں نے فرق کیا ہے۔ اور اپنی تحریر میں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی لکھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں......دونوں کی باتیں میں نے اکٹھی......

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام'' جب وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام'' بعض جگہ اگر لکھ دیا تو مراد ''یسوع'' ہے وہاں بھی، کیونکہ ایک فرق نمایاں کر کے جب کر دیا مؤلف نے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھو جی، ایک جگہ وہ کہتے ہیں ''یسوع''۔ وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جب آپ نے یہ کہہ دیا......

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھ لیں جی کہ انہوں نے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایک جگہ آپ نے کہا کہ بریکٹ نے میں نے کہا ٹھیک ہے، بریکٹ تو نہیں ہو سکے گی، author نے لکھا ہے یا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، الزام ہے ہمارے پر۔ ہے ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے نا۔ میں کہہ جو رہا ہوں۔ آپ نے کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: اس شخص نے لکھا ہے جس نے یہ آپ کو دیا ہے سوال بنا کر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ clear کرنے کے لیے کہ یہ اشارہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔

تو پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ ''مسیح علیہ السلام''۔ تو مسیح علیہ السلام......

مرزا ناصر احمد: کونسا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے ''مکتوب احمدیہ'' صفحہ 21-22 —— 21-22 ہے یا 21-24 ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کرنے والا ہے جی۔ یہاں نہیں ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ کر پہلے سنا چکا ہوں:

''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد......''

آپ نے کل کہا تھا کہ چیک کریں گے۔

''......نہ حق پرستار۔ متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا''۔

مرزا ناصر احمد: جو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے، وہ متکبر بد دین تو ہو گیا خود بخود۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو آپ ریفرنس کر رہے ہیں مسیح علیہ السلام......

مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام'' کہہ کے ہی ہمارے دوسرے بزرگوں نے بھی اسی طرح حملہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ میں جی، that may explain, will not justify that is what I am trying to explain.

Mirza Nasir Ahmad: That, that.........

Mr. Yahya Bakhtiar: You may say that.......

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no........

Mr. Yahya Bakhtiar: I will ask you a simple thing.......

مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے جواب کو میں...... میرا سوال آپ سمجھ گئے نا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، سوال سمجھا دیں نا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھ پر ایک جرم عاید ہوتا ہے عدالت میں مجھے لیجاتے ہیں، مجھے کہتے ہیں کہ ''تم نے یہ جرم کیا ہے''۔ میں کہتا ہوں ''آپ اوروں کو نہیں پکڑتے، انہوں نے بھی یہی جرم کیا ہے''۔

Is this a defence?

Mirza Nasir Ahmad: No, it is not. I am not a fool to say that it is a defence.

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ دیں کہ انہوں نے کوئی جرم کیا یا نہیں کیا۔ دیکھئے نا......

مرزا ناصر احمد: میری بات نہیں سمجھے یا میں نہیں سمجھا سکا۔ I am sorry۔ مجھے یہ کہنا ہی نہیں چاہئے کہ آپ نہیں سمجھے۔ میں آپ کو بات نہیں سمجھا سکا۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کھول کھول کے اپنی کتابوں میں یہ لکھ دیتا ہے ایک دفعہ کہ جو بھی میرا حملہ ہے۔ وہ یسوع، خداوند یسوع مسیح پر ہے اور میں یہ حملہ بھی الزام جواب کے طور پر کر رہا ہوں۔ اتنی کھلی وضاحت کے بعد اگر کسی جگہ ‘‘مسیح علیہ السلام’’ لکھا گیا ہے تو اس کو قابل گرفت سمجھنا میرے نزدیک درست نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھئے نا جی، میں ایک ریفرنس پوچھتا ہوں چونکہ یہ ریفرنسز جو ہیں اسے آپ یہ کہتے ہیں کہ انہی کی کتابوں سے نکالی گئیں۔ مگر ایک ریفرنس جو ہے اس کے بارے میں میں آپ سے پوچھوں گا ــــ کہ یہ ریفرنس جو ہے یہ آتا ہے جی ‘‘انجام آتھم’’ صفحہ 274......

مرزا ناصر احمد: ‘‘انجام آتھم’’ صفحہ 274 (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں جی کہ انہوں نے جو کہا، ان کے پادریوں نے جو کتابوں میں لکھا وہ چھوڑ دیجئے۔ یہاں کہتے ہیں کہ:

> ‘‘آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی’’۔

یہ مرزا صاحب! یہ اگر ایک منٹ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں وہ حوالہ ہی دیکھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے میں یہ پڑھ لوں۔ پھر آپ......

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی الفاظ تاکہ آپ دیکھ سکیں:

> ‘‘آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی’’

یہ تو خیر آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود بھی کہا ہے کہ ان لوگوں نے لکھا ہے ان کے بارے میں کہ جھوٹ بولتے تھے:

> ‘‘آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی’’۔

May be this is from their books.

Mirza Nasir Ahmad: It is from their book.

Mr. Yahya Bakhtiar: I know, I just say.

اب آگے اس کا میں پوچھتا ہوں کہ یہ کس کا خیال ہے:

''اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: اگر ''طالمود'' میں سے چرا کر لکھا ہے تو انہی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو ہے، یہ مرزا صاحب کا اپنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''اگر'' پر آ گیا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو مرزا صاحب کا اپنا conclusion ہے ناں؟ کسی اور نے نہیں کہا؟ کسی انجیل میں نہیں لکھا ہوا؟ (وقفہ) پتہ نہیں، یہی ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، ٹھیک، پھر آپ سارا سن لیں۔ جواب وہی......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ میرے پاس وہی ہے۔ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں:

''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی''۔

یہ یسوع کے لئے ہے، مسیح کے لئے نہیں:

''جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے، ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے......''

یہ جو آپ نے ......

''......اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے''۔

لیکن آگے سنیں جواب:

''جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کیونکہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں''۔

''جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں''۔

یہ جواب ہے اس کا۔

جناب یحیٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک simple بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں، پہلے آپ نے کہا کہ انہی کی کتابوں میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یسوع جو تھے جھوٹ بولتے تھے، بدزبانی کرتے تھے، بداخلاق تھے۔ یہ انہی کی کتابوں سے۔ یہ جو ایک conclusion ہے کہ وہ چور تھے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ conclusion نہیں، this is the historical fact proved by their books.

Mr. Yahya Bakhtiar: Historical fact proved from whose books?

Mirza Nasir Ahmad: Proved from Talmud. جب 'طالمود' میں وہ لفظ بہ لفظ پائی گئی......

جناب یحیٰ بختیار: کرسچن نے یہ کہا ہے کسی جگہ کہ انہوں نے یہ چرایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ کہا، وہ یہ ماننے پر مجبور ہوئے ایک شخص کہتا ہے کہ ''یہ میرا مضمون ہے'' اور ایک دوسرا آتا ہے، وہ کہتا ہے ''تم نے تو یہ فلاں کتاب میں سے یہ سارا لیا اور لفظ بہ لفظ وہ ہے اور اس کے اندر کوئی فرق نہیں ہے''۔ تو وہ شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہے۔ اور یہ انہی کی کتاب میں سے......

جناب یحیٰ بختیار: یعنی آپ نے یہ ثابت کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا۔

جناب یحیٰ بختیار: کہ وہ چور تھا؟ اور انہوں نے یہ مان لیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا کہ وہ پہاڑی کا وعظ لفظ بہ لفظ ''طالمود'' سے لیا گیا۔ اور جب یہ بات عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے اعتراض نہیں کیے بلکہ شرمندہ ہو گئے۔

جناب یحیٰ بختیار: میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ دیکھئے جی کہ ایک allegation ہے کہ ''طالمود'' سے ایک sermon جو ہے، یا جو ''Sermon of the Mount'' ہے جو مشہور ہے، وہ عیسیٰ علیہ السلام لیتے ہیں اور وہ سناتے ہیں اپنی قوم کو، اپنی امت کو۔ اس کا یہ تو نتیجہ ضروری نہیں ہے کہ چوری کیا ہو؟

مرزا ناصر احمد: اگر انہوں نے یہ کہا ''کہ میں نے ''طالمود'' سے یہ مضمون لیا'' تو یقیناً چوری نہیں کی۔ اگر انہوں نے یہ کہا کہ ''میں یہ اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں تمہارے سامنے'' اور ''طالمود'' میں سے وہ نکل آیا تو ''طالمود'' میں اس مضمون کا ہونا ان کی کتابوں میں سے ثابت کرنا ہے، اپنی طرف سے نہیں کہنا ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: دیکھیں جی، وہ کہتے ہیں کہ ''اللہ کا پیغام تھا، میں سناتا ہوں'' ان کے مطابق تو اللہ کے پیغام ہیں جتنے بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو انجیل بتائے گی ناہمیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ چوری کا جو ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھیں ناں، اسی کتاب میں، یہ اس ایڈیشن میں 290 پر تھا:

''اور یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کے بعد...... ہاں، ہاں، میں کچھ او بتانے لگا ہوں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

''بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔''

تو یہ ان پر ظاہر کیا اور وہ شرمندہ ہو گئے۔ اب پادری شرمندہ ہو گئے اور ہم اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ کس طرح پتہ لگا کہ یہ ''طالمود'' میں سے لیا تھا اور چوری کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پہلے یہ پوچھ رہا تھا جی کہ اگر پادریوں نے غلط کام کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ justify کریں گے، ہم ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے، ہمارے نہیں ہیں، ہمارے تو مسیح موعود......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہمارے بزرگوں کو برا کہیں گے ہم ان کے بزرگوں کو برا کہیں گے، وہ ہمارے انبیاء کو برا کہیں گے ہم ان کے انبیاء کو برا کہیں گے، یہ آپ پہلے یہ justify کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ justify نہیں کر رہا، ہم یہ justify کر رہے ہیں کہ اگر وہ ہم پر ظالمانہ طریقے سے نبی اکرم ﷺ پر اتہام لگائیں گے تو ان کی زبانوں کو بند کرنے کے لیے ہم

اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے، حالانکہ وہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ ہم انہی کی کتابوں میں سے ایسی چیزیں نکال کر ان کے سامنے رکھیں گے کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو میں آپ کو چوری کے لیے...... یہ تو آپ کا اپنا conclusion......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بالکل اپنا نہیں ہے۔ یہ اپنا ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کہتے تھے کہ ہمارے یسوع نے یہ چوری کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ان کا الزام یہ تھا کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ اپنی تعلیم کے بعض حصے بائبل سے چرائے تھے، اور ان کو ثابت کر کے دکھا دیا۔ یہ الزامی جواب ہے کہ ''طالمود'' سے لے کے اپنی طرف منسوب کر کے خداوند یسوع مسیح نے یہ تعلیم پیش کر دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ایک چیز آپ ثابت کریں، ایک چیز آپ explain کریں، وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ اگر غلط کام کریں، گالی دے گا، تو ہم بھی گالی دیں گے؟ آپ......

مرزا ناصر احمد: یہ تو یہاں سوال نہیں تھا۔ سوال جو تھا اس کا میں نے جواب دے دیا، جو میری سمجھ میں آیا بس ختم ہو گیا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ پادریوں نے گالیاں دیں، ہم نے جواباً ان کے یسوع کو گالیاں دیں؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو گالیاں دی ہیں آنحضرت ﷺ کو، اگر میں یہاں سنانا شروع کر دوں تو سارے رو پڑیں گے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتنا ظلم جو ہے آپ اس کو سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ظلم......

جناب یحییٰ بختیار: رونا تو اس بات پر آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں......

مرزا ناصر احمد: امت مسلمہ کے دلوں کو انہوں نے اپنی گالیوں سے چیر کر رکھ دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ یہاں تو ریفرنس وہ یہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے گالیاں دیں تو اس واسطے ہم مجبور ہو گئے کہ ان کو گالیاں دیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں نے یہ نہیں کہا۔ خدا کے لیے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ explain کریں کہ پادریوں کے ذکر کی ضرورت کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے کہ جب انہوں نے گالیاں دیں محمد ﷺ کو، جب محمد ﷺ کو گالیاں دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور دوسرے بزرگوں نے، اس زمانے کے، ان کو خاموش کرنے کے لیے گالی نہیں دی، بلکہ ان کو یہ کہا کہ تم کس منہ سے ایسی باتیں کرتے ہو جب کہ تمہاری انجیل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ گالی تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دو شخصیتیں ہیں، مگر physically ایک؟

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہتا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک مسیح علیہ السلام ہے اور ایک یسوع ہے۔ اور یسوع کی جو تصویر خود بائبل نے بیان کی ہے وہ ان کے سامنے رکھ دی۔ اپنی طرف سے ایک گالی نہیں دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ سے شروع میں پوچھا کہ ایک شخصیت ہے؟ آپ کہتے ہیں دو ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ایک وہ ہے جو خداوند یسوع مسیح ہے، جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے اور ایک مسیح علیہ السلام جن کا بیان قرآن کریم میں آتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ ایک ہی شخصیت ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کوئی ایک شخصیت کیسے رہ گئے؟

جناب یحییٰ بختیار نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ایک چور اور ایک بزرگ ـــــ دو ایک شخصیت کیسے بن گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا، مرزا صاحب! ایک شخص ہے جس کے بارے میں ایک شخص کی ایک رائے ہے، ایک کی دوسری رائے ہے۔ وہ دو شخصیتیں نہیں بن جاتے؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص ہے جو خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، خدائی کا بھی دعوی کرے......

مرزا ناصر احمد: نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں دعویٰ غلط ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: میں بالکل نہیں کہتا دعویٰ غلط ہے اس کا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ غلط دعویٰ اس بے چارے کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر شخص تو وہی ہے جس کے متعلق یہ منسوب کیا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، پھر سوال کیا ہے؟ مجھے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ دو شخصیتیں ہیں ـــ ایک وہ یسوع جس کا عیسائی ذکر کرتے ہیں، جس کا بائبل میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے وہ عیسیٰ علیہ السلام جن کا قرآن میں ذکر ہے میں نے کہا یہ شخصیتیں جو ہیں، بالکل مختلف گزری ہیں یا ایک ہی شخصیت جس کے متعلق ہماری ایک رائے ہے، ہم ان کو نبی سمجھتے ہیں، سچا سمجھتے ہیں، پاک سمجھتے ہیں اور وہی شخص عیسائی اس کو خدا سمجھتے ہیں، یسوع سمجھتے ہیں۔ یہ الزامات جو لگائے گئے ہیں، وہی شخص ہے یا مختلف جس کے بارے میں مختلف conceptions ہیں دو؟

مرزا ناصر احمد: اگر قرآن کریم کا بیان درست ہے ـــــ اور یقیناً یہ درست ہے ـــــ تو پھر یسوع جو ہے وہ ایک خیالی وجود ہے اور اس سے کوئی نہیں۔ جو شخصیت ہے کسی ایک فرد کی، اس......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا جی، دادیاں تو خیالی نہیں ہوتیں کہ خیالی دادیاں ہیں، اور خیالی زنا کاری کر رہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں جی، پھر وہی بات اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جس وقت عیسائیوں نے اپنے دجل کے ساتھ اتنی شدید، گندی، ناقابل برداشت گالیاں نبی اکرم ﷺ کو دیں تو جو الفاظ اور جو فقرے خود انجیل میں لکھے تھے، وہ ان کے سامنے پیش نہ کئے جاتے؟

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ انہوں نے برا کہا تو ہم بھی برا کہتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، ہم نہیں برا کہتے، ہم ان کی انجیل ان کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر، مرزا صاحب! میں کہتا ہوں جو شخصیت سامنے ہے، جو دادیاں ہیں، یہی میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ یہ جو دادیاں میں عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں تھیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دادیاں بالکل نہیں تھیں، حرام کار کوئی دادی نہیں تھی ان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نیک تھیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ نیک، پاکباز تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پاکباز تھیں مگر تھیں، وہ بھی تین نانیاں اور تین دادیاں؟

مرزا ناصر احمد: میں بالکل اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہوں، میں آپ کا سوال نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہاں جو ذکر آتا ہے کہ ’’ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں تھیں‘‘ میں کہتا ہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے یا کوئی اور ہے جس کے متعلق وہ یہ غلط بات کہتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ وہ پاکباز تھیں۔

Mirza Nasir Ahmad: Let you have your opinion and let me have my own.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, you are entitled to have your opinion; but here is a question of interpretation کہ یسوع یا عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور تین نانیاں۔ میں نے پوچھا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی شخصیت ہیں جن کے بارے میں عیسائی کہتے ہیں کہ وہ یسوع تھے؟

مرزا ناصر احمد: دو تصویریں آپ کے سامنے آئیں ایک نہایت وجیہہ، خوبصورت —— دو تصویریں —— میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔ بیچ میں آپ ٹوک دیتے ہیں مجھے۔ پھر میں چپ کر جاتا ہوں۔ اگر آپ کا حکم ہے تو میں نہیں بولوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، مجھے تو دس پرسنٹ ٹائم نہیں ملا بولنے کا، جتنا آپ بول رہے ہیں۔ ٹیپ چیک کر کے دیکھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بحث کی بات نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کہیں گے کہ "نہ بولو" میں نہیں بولوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ضرور بولیے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف اتنا حق مانگتا ہوں کہ جب تک میری بات ابھی ختم نہ ہوئی ہو تو آپ بیچ میں نہ بات شروع کر دیں۔ بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہوں آپ کی خدمت میں۔

·**Mr. Chairman:** So far as the discussion between the questions is concerned, I may abserve my previous observation again. I may repeat: Let attorney-General complete the question, let the answer from the witness come, and then the witness can add an explanations. If we adopt this procedure, we will cut short many of the discussions which take place between the Attorney-General and the witness and which are totally not relevant to the subject.

جناب یحیٰی بختیار: میں نے یہ عرض کیا ہے، میں یہ repeat کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی گزرے ہیں جن پہ ہمارا ایمان ہے، جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ عیسائیوں کے مطابق یسوع مسیح ان کے نبی ہیں۔ کیا یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں؟ جب عیسائی کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' اور ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام''۔ پھر میں آگے کہتا ہوں کہ اگر وہ ایک ہی شخصیت ہے، ان کے متعلق عیسائیوں کا یہ conception ہے کہ خدائی کا دعویٰ انہوں نے کیا، یا خدا کے بیٹے تھے۔ اور ہم کہتے ہیں غلط کیا۔ یہ اسی شخص کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جب آپ کہتے ہیں کہ ''ان کی تین دادیاں، تین نانیاں''۔ یہ صرف یسوع کی طرف ہے، عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں؟ کیا یہ مختلف شخصیتیں ہو گئیں یا وہی شخص ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں سوال نہیں سمجھا۔

Mr. Chairman: Again this question may be repeated, yes. The witness has not followed the question.

Mr. Yahya Bakhtiar: I will repeat.

ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن پر ہمارا ایمان ہے، جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہوا ہے۔ اور عیسائی یسوع مسیح کو......

مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یعنی یسوع مسیح۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کا محاورہ ہے ''خداوند یسوع مسیح''۔

جناب یحیٰی بختیار: ایک پیغمبر ان کے ہیں......

Mr. Chairman: Let the question be put.

جناب یحیٰی بختیار: یسوع مسیح ان کے پیغمبر ہیں جن کو وہ خدا سمجھتے ہیں یا انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ کیا یہ مختلف شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت ہے؟

مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اور مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود بھی ہے اور خدا تعالیٰ نے پیار اور محبت سے ان کا ذکر بھی قرآن عظیم میں کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے مرزا صاحب...... میں پھر repeat کرتا ہوں۔ ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' اور وہ یہ کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' کیا وہ ایک ہی شخصیت کی طرف اشارہ ہے، ایک ہی نبی، ان کا concept اور ہے یا کہ مختلف شخصیت ہے۔ Physically not theoretically؟

مرزا ناصر احمد: جب عیسائی ''خداوند یسوع مسیح'' کہتے ہیں تو ان کا اشارہ مسیح علیہ السلام کی طرف ہرگز نہیں ہوتا جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کوئی مختلف شخصیت ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ بتائیں گے، میں نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ''یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں'' تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں اور نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن دادیوں، نانیوں کا جس اخلاق کے ساتھ انجیل میں ذکر ہے وہ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں جو تھیں وہ مختلف عورتیں تھیں کہ وہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن عورتوں کا ذکر تورات میں آیا ہے، وہ ان اخلاق کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں physically پوچھ رہا ہوں، اخلاق کی بات بعد میں آتی ہے۔ کیا وہ عورتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نانیاں تھیں وہی عورتیں یسوع مسیح کی دادیاں نانیاں تھیں یا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو مسیح علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے، ان کی دادیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی کوئی دادیاں وغیرہ ہمارے قرآن شریف میں نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی کوئی دادیوں نانیوں کا اگر ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے کہ دادیاں نانیاں تھیں مگر ذکر نہیں آیا یا تھیں ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن عظیم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں کیا۔ اور میں تو صرف قرآن کریم نے جس مسیح علیہ السلام کو پیش کیا، صرف اسی کو......

جناب یحییٰ بختیار: یا تو ہم یہ کہیں گے کہ ان کی دادیوں، نانیوں کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے، اور اگر علم ہے تو وہ انجیل سے ہے یا کسی اور کتاب سے ہے، قرآن شریف سے نہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو جس مسیح علیہ السلام کو قرآن عظیم نے پیش کیا، ان کی دادیوں، نانیوں کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ اور ہمیں اس جستجو میں پڑنے کی ضرورت بھی نہیں۔ بہر حال انسان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے ہمیشہ۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ: ''ان کی تین نانیاں اور دادیاں کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا''......

مرزا ناصر احمد: یہ اس مسیح علیہ السلام کے لیے نہیں کہا جاتا جن کی دادیاں نانیاں کا قرآن کریم میں ذکر ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ وہ شخصیت ہی نہیں ہے physically میں یہ بات کر رہا ہوں —— جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے physically؟

مرزا ناصر احمد: مجھے نہیں پتہ۔ میں نے تو صرف قرآن کریم......

جناب یحییٰ بختیار: جسمانی طور پر؟

مرزا ناصر احمد: نہ، مجھے پتہ ہی نہیں وہ ایک ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

This is a good answer.

Ch. Jahangir Ali: Mr. Chairman, a point of explanation.

عیسائیوں کے نزدیک یسوع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔

Mr. Chairman: No, no, this is no point of explanation, Chaudhry Sahib, this you can talk to the Attorney-General privately.

چوہدری جہانگیر علی: جی اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ ابھی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں جو......

مرزا ناصر احمد: وقت ہے یا فارغ کر دیں گے؟ میں کچھ تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے خیال میں تھوڑی دیر میں یہ ختم ہو جائے گا۔ اگر آپ تھکے ہوئے ہی تو پھر ہمیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں تھکا ہوا ہوں۔ میں تو صرف درخواست کر سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں جی، if you are tired.........

Mr. Chairman: The delegation is permitted to leave; to report tomorrow at 10.00 a.m.

The honourable members may keep sitting.

[The Delegation left the Chamber)

REVIEW OF PROCEDURE AND PROGRESS OF CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: Now we can discuss for a few minutes.

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب! ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں، ایک سیکنڈ ذرا بیٹھیں! میرا، خیال ہے کہ اب تھوڑا سا ہم ڈسکشن کر سکتے ہیں، تین دن کی کارروائی کے بعد، کہ اب ہمیں کس طریقے سے proceed کرنا ہے the Attorney-General, if he likes, can continue with the same procedure of question-answer and the explanation or, if he likes, the Steering Committee can meet, whatever he likes. I would like it as he says, because I had made a promise that, after three days, we will review the situation. I would like to hear the Attorney-General.

Mr. Yahya bakhtiar: I will try to explain because there is some difficulty. I cannot say in advance where I'am proceeding, because much depends on answers.......

Mr. Chairman: You should not tell your strategy; you need not disclose the strategy.

Mr. Yahya bakhtiar: ....but I am halfway through it; and I would need some more time before we can come to the conclusion.

Mr. Chairman: Yes. Then, tomorrow evening, we shall again review the the situation. These is no need of the Steering Committee meeting tomorrow نہیں، کوئی بات نہیں۔ ان کو کل کہہ دیں گے۔ ان کو inform کردیں that we will discuss it tomorow ان کو inform کردیں کہ you are not needed.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین صاحب، اجازت ہے۔ میرے خیال میں اگر آنریبل اٹارنی جنرل مطمئن ہیں تو جیسے وہ مناسب سمجھیں اس طرح سے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، I only wanted just..........

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں کچھ عرض کرونگا اسپیشل کمیٹی سے کہ مجھے تھوڑا latitude دے دیجئے۔ اگر ایک دن زیادہ لگتا ہے تو اس پر فکر آپ نہ کریں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب چیئرمین، ایک بات میں یہ عرض کرونگا......

جناب چیئرمین: آپ آجائیں نا۔ اس وقت آپ عرض ضرور کریں گے جی، فرمایئے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: میں یہ عرض کرونگا کہ، کارروائی، اس کو یہ لمبی کریں، دیر تک ہم بیٹھ سکتے ہیں، وہ سن سکیں ذرا اور کشتہ وشتہ کھا کر آئیں۔

Mr. Chairman: This is uncalled for; these remarks are uncalled for.

یہ آپ پرائیویٹ مشورہ دے لیں ان کو، آپ ان کو privately مشورہ دے سکتے ہیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: آپ بارہ بجے تک بٹھائیں، نو بجے تک بہت سویرا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آج آئے ہیں ناں۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ کارروائی ڈالنی ہے انہوں نے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: ان کو آپ کم از کم دس بجے تک......

(مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: اگر مولانا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں......

جناب چیئرمین: یہ تو کورٹ میں بھی witness entitled ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ ان کا دماغ جو ہے وہ کبھی ماؤف نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: یہ تو......ایک سیکنڈ......

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب چیئرمین! وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ میرا دماغ جو ہے، کبھی نہیں تھکے گا، کبھی خراب نہیں ہوگا......تو اس کے دماغ کو. تو پختگی حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی، لاء کے تحت میاں صاحب گواہی دیں گے کہ
a witness is entitled to certain consideration if he says that he is not feeling well.

One thing more I want to say. So for as the strategy is concerned, the House has complete faith in the Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am very grateful, Sir. The thing is this: there are two difficulties-One is that many honourable members have asked many question. I amn trying to fit in those in various subjects.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, there is a subject of Kufr. There is a subject of his claim and right that "if I am a Musalman, nobody has a right to call me that I am not a Musalman"; and I am saying: "Whether you conced the same right to others? If you call others that they are Kafir, then they have a right to call you Kafir." That is very obvious. Now we are in the grip of that subject.

Apart from that, now comes the qestion of Jehad. That is a different subject because if somebody devices essentials of Islam, then he is Munkir. That will come in a different way.

Similarly, what he did about the British........

Mr. Chairman: No, No, you know better how to put the questions. We want only one thing. What the desire of the House is that when a definite question is put-now we are confirming them: the witness-they should first answer the Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: My own view-point is that if he does not answer, at that I will leave the subject; then come back.......

Mr. Chairman: Yes, then again come back; and then to be taken unawares. One thing-I want to ask one more question that, tomorrow, we will not be able to finish it.

Mr. Yahya Bakhtiar: I do not think so.

Mr. Chairman: I do not think so; we do not think so. So, the Lahori Party, which we had called for tomorrow,......

(Interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, not even Friday.

Mr. Chairman: Not even Friday, so, they may be informed that.....

Mr. Yahya Bakhtiar: Saturday or Monday.

Mr. Chairman: Saturday or on 20th, according to.......or not even on Saturday. So, it will not be tomorrow.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ بھی ٹھیک ہے کیونکہ

then we can formulate and study all the aspects.

Mr. Chairman: Yes. We must have some break.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, my own view is that — I do not know if our witness is coming from Lahore — Now a lot of things that we have on record, we will have to get out of Lahori Party.

Mr. Chairman: Yes. So, tomorrow, I will announce.......

Mr. Yahya Bakhtiar: So, we can fully prepare after we have read then evidence; then I will ask the questions. We should not do it in a hurry.

Mr. Chairman: Yes, we are not in a hurry.

Mr. Yahya Bakhtiar: We can have a break for ten days in between.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: It makes no difference. We can examine them later; and that will take a day or so.

Mr. Chairman: Tomorrow I will be able to tell the honourable members the tentative programme also; and then we will discuss it. In the meantime, the Lahori Party may be stopped from coming tomorrow, yes. Now I want to.....

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, a minute.

(Mian Muhammad Attaullah stood up.)

Mr. Chairman: Mian Attaullah.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: My submission, Sir,........

Mr. Chairman: I have given the floor to Mian Attaulah. Then afterward.....

میاں محمد عطاء اللہ: جناب والا! جو سٹریٹجی اب اختیار کی گئی ہے، جیسا کہ آپ نے پہلے فرما دیا ہے کہ سارے ہاؤس کو اس سے اتفاق ہے۔ میں اس میں صرف اتنا add کرنا چاہتا تھا کہ آج afternoon کے سیشن میں مرزا صاحب نے یہ کوشش کی ہے کہ...... پہلے وہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ جوابات کی تشریحات میں اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اب انہوں نے بڑی کامیابی اور بڑے اچھے طریقے سے ان کو ان چیزوں سے bound کر کے ان سے definite answer لیے۔ چونکہ چار پانچ main subjects ہیں جن پر وہ کارنر (corner) بڑی آسانی سے ہو سکتے ہیں اور اگر جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے اور میں

ان سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ان چار پانچ subjects کو وہ لے لیں اور انہی پر ان کو کارنر (corner) کریں۔ اس کے تحت جتنے سوال آتے ہیں وہ add کرتے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ نکل نہیں سکتے پھر۔

Mr. Chairman: Haji Maula Bakhsh Soomro.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir,.....the expression that there is going to be ten days' break, from which date?

It is lying in abeyance. My submission is that the continuity should not be broken. Only for two or three days you can.

Mr. Chairman: No, we will finish one subject and then we will start the other subject. Continuity will not be broken, take it for granted, continuity shall not be broken. We cannot leave it in the middle; we cannot leave the witness........

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, ten days' break is a long period. My submission is.......

Mr. Chairman: Haji Sahib, I may tell you that this witness will finish. It may take us ten days. And after that we will think, because you need time for preparation. You do not know how much hard labour the Questions Committee and the Attorney-General have put in: You can ask Mufti Mahmood.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I want to explain to Haji Sahib that after this record is prepared——last night, we received the record at half past two——only the first day's proceedings——Now, unless we read it all........

Mr. Chairman: There lies a great difficulty: we have no automatic reporting machine.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....and prepare our case accordingly.

Mr. Chairman: Hakim Muhammad Sardar.

Mr. Mohammad Sardar Khan: I want to bring it to the notice of this honourable House that the main question, I should say, before the special committee or the Assembly is as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophathood. That question or that point is still untouched.

Mr. Chairman: It will come; it will be taken up. It will come at its proper place. And Maulana Zafar Ahmad Ansari and you may not be knowing at what time the question is put.

Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریری بیان دینے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے —— کافی طویل بیان وہ اپنے محضر نامے میں دے چکے ہیں۔ اور جہاں تک ہو، یعنی بغیر اس کے کہ انہیں annoy کریں، offered کریں، ہم اس کو discourage کریں کہ وہ چیزوں کے تحریری بیانات دیں، اس لیے کہ یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا، اور اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پوچھتے ہیں، ان کا وہ معین جواب دے دیتے ہیں۔ بالکل اگر کوئی ایسی ضروری بات آئے کہ وہ بغیر تحریر کے نہیں ہو سکتی تو پھر تو الگ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انہوں نے ایک جواب دیا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ فائل نہ کریں، آپ پڑھ کر سنائیں۔ مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں اتنا ہی زیادہ contradiction ہوتی ہے۔ میرا اپنا experience یہ ہے کہ ایک شخص جو inconsistent ہے—یہاں ہمارے patience پر strain ہے—the more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So, I would not stop him.

Mr. Chairman: Yes, we will try that the less he gives in writing, the better it is; and the less he reads is also better. Now, the stage has come when only oral answers and brief answers are needed.

Any honourable member who would like to say anything?

Some Members: Nobody.

Mr. Chairman: No, no; most welcome.

Thank you very much.

We shall meet tomorrow at 10.00 a.m.

[The Special Committee of whole House adjourned to meet at ten of the Chock, in the morning, on Thursday, the 8the August, 1974.]